ختم نبوت زندہ باد

اللہ رسول محمد

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

معیشت

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ٦ جلد: ٢٤

جون 2020 شوال المکرم ١٤٤١

مسلسل اشاعت کے
57 سال

فضائلِ سیدنا ابوبکر صدیقؓ

از مسلم شریف

اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کی شرکت کے فیصلہ کی تنسیخ کی سرگزشت

فتنوں کا مقابلہ کریں

خطاب حضرت جالندھریؒ

الحاج محمد اسد نوشہرویؒ کا وصال

آن لائن تحفظِ ختمِ نبوت کورس

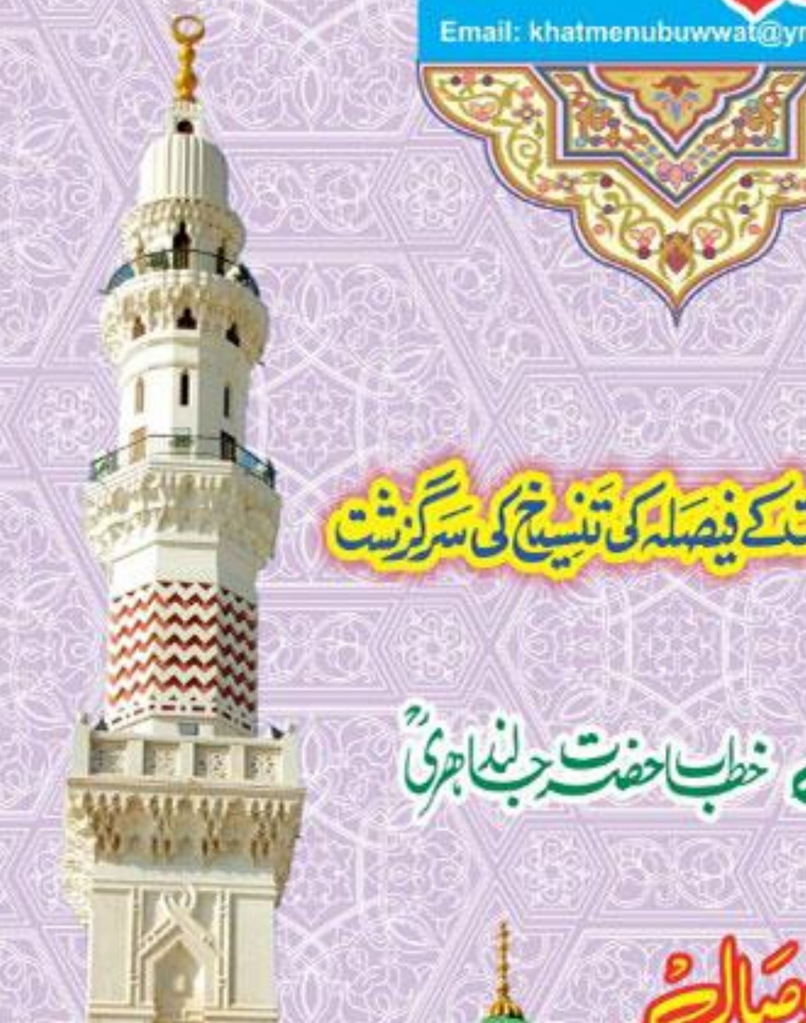

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۶ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کی شرکت کے فیصلہ کی تنسیخ کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اپنے خدا سے مانگ (منظوم)	آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	08
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 3)	عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	09
فضائل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	13
مدارس کی حفاظت اور آخرت کی فکر کیجئے	حضرت مولانا عاشق الٰہی مدنی رحمۃ اللہ علیہ	15
فتنوں کا مقابلہ کریں......خطاب: حضرت جالندھری (حصہ 2)	ضبط وتحریر: مولانا محمد بلال	18
”کتابیں ہیں چمن اپنا“ سے چند اقتباسات	انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم	20

شخصیات

صدر احرار شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ	آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	25
الحاج محمد اسد نوشہروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	قاری محمد اسلم نوشہرہ	27
مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مانسہرہ	مولانا توصیف احمد	29
مولانا یحییٰ محسن رحمۃ اللہ علیہ مانسہرہ	// // //	29
حاجی طارق محمود رحمۃ اللہ علیہ مانسہرہ	// // //	30
ایک خاموش مجاہد ختم نبوت......جناب سلیم جان رحمۃ اللہ علیہ	قاری محمد طارق ڈیروی	32

رد قادیانیت

اقوام متحدہ (جنرل اسمبلی) کے نام	ایڈووکیٹ منظور احمد میو راجپوت	33
وفاقی مذہبی امور کے نام دو خط	مولانا اللہ وسایا	39
ختم نبوت کا کام روز قیامت شفاعت محمدی کا حصول	مولانا مفتی محمد معاذ	41

متفرقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خدمات وتعارف	مولانا محمد عثمان	45
آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس ملتان	مولانا محمد وسیم اسلم	47
تحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	مولانا تجمل حسین	49
تبصرہ کتب	مولانا محمد انس	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کی شرکت کے فیصلہ کی تنسیخ کی سرگذشت

۲۹؍اپریل ۲۰۲۰ء کو’’۹۲ نیوز چینل‘‘ کے جناب سہیل اقبال بھٹی نے انکشاف کیا کہ اقلیتی قومی کمیشن میں قادیانیوں کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں سماء ٹی.وی پر جناب ملک ندیم نے وفاقی وزیر مذہبی امور سے رابطہ کیا، توانہوں نے کہا کہ کابینہ میں اس پر ڈسکیشن ہوئی، فیصلہ نہیں ہوا۔ ملک ندیم صاحب نے کہا کہ وہ تو کابینہ کے فیصلہ کے طور پر وزارت مذہبی امور کو بھجوایا گیا ہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ وزارت مذہبی امور نے سمری تیار کر کے کابینہ کو بھی بھجوادی ہے جس میں قادیانی نمائندوں کو بھی کمیشن میں شامل کیا گیا تھا۔

یہ خبر سنتے ہی فقیر نے جمعیت علماء اسلام کے امیر قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کو فون پر صورت حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ’’میں نے خبر پڑھ لی ہے۔ تفصیلات کا انتظار تھا۔ آپ نے دوٹوک فرمایا کہ یہ تو طے شدہ امر ہے کہ جب تک قادیانی، دستور، پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے، ان کی حیثیت آئین شکن کی ہے۔ ان کو کسی کمیشن میں شامل کرنا ایک آئین شکن باغی گروہ کو حکومتی سطح پر سیڑھی مہیا کرنے کے مترادف ہے۔ جو کسی بھی طرح روا نہیں۔ اسے ہمیں مسترد کردینا چاہئے۔‘‘

اسی دوران پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب، جناب مولانا حافظ محمد طاہر محمود اشرفی صاحب اور مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب کے فون آئے۔ ان سب حضرات کے سامنے متذکرہ مؤقف رکھا اور ساتھ میں درخواست کی کہ ہمیں اصولی طور پر یہی متفقہ مؤقف رکھنا چاہئے کہ قادیانی، دستور، پارلیمنٹ، سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق اپنی متعینہ آئینی حیثیت واضح طور پر تسلیم کر کے کمیشن میں آئیں ہم خیر مقدم کریں گے۔ اگر وہ آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انحراف کرتے ہیں، پارلیمنٹ کے فیصلہ کو نہیں مانتے، سپریم کورٹ کے فیصلہ سے بغاوت کی راہ اپناتے ہیں۔ تو ان حالات میں قادیانیوں کو کمیشن میں شریک کرنے کے فیصلہ کی مزاحمت کی جائے گی۔ فقیر نے سید کفیل شاہ بخاری سے بھی فون پر یہ پوری صورت حال عرض کی۔ مولانا قاضی احسان احمد کے حکم پر وڈیو پیغام بھی ریکارڈ کرایا اور ساتھ میں متذکرہ تفصیلات ومؤقف پر مشتمل ایک کھلا خط وٹس ایپ کے ذریعہ جناب نورالحق قادری صاحب وفاقی منسٹر کو بھجوایا۔

ابھی اتنے مراحل سے فارغ نہ ہو پائے تھے کہ قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے

فون پر ارشاد فرمایا کہ جناب مولانا پروفیسر ساجد میر صاحب، جناب سراج الحق صاحب، جناب مولانا شاہ اویس احمد نورانی صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب سے بھی بات ہوگئی ہے۔ سب حضرات کا یہی مؤقف ہے۔ آپ اخبارات، پریس کانفرنس، بیانات کے ذریعہ اس معاملہ کو اٹھائیں۔ اللہ رب العزت خیر فرمائیں گے ہمیں اپنا دینی فریضہ اور ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔

کراچی سے مولانا اعجاز مصطفیٰ، لاہور سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، ملتان سے مولانا محمد وسیم اسلم، حافظ محمد انس، چارسدہ سے الحاج عبدالرحمٰن، پشاور سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی ان کے رفقاء، مرکز سے مولانا محمد اسماعیل غرض تمام دوست سوشل میڈیا کے ذریعہ متحرک ہوگئے۔ دن بھر کی جدو جہد سے پورے ملک میں ایک فضا بن گئی۔ شام کو فقیر نے رپورٹ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب سے عرض کی اور ان سے رہنمائی لی۔

رات گئے جناب مولانا حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر تک ۹۲ چینل سے وفاقی وزیر مذہبی امور اور مجھے لے رہے ہیں۔ رات بھر انتظار رہا۔ صبح سحری کے وقت انہوں نے فرمایا کہ وفاقی وزیر صاحب نے سٹیٹ سے مشاروت مکمل کرنے اور پرائم منسٹر صاحب سے ہدایت لینے کے بعد اعلان کیا ہے کہ قادیانی جب تک خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کرلیں ان کو کمیشن میں نہیں لیا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وفاقی وزیر صاحب کا یہ ویڈیو بھی سن لیا۔ لیکن ابھی یہ مرحلہ باقی تھا کہ وزارت مذہبی امور کی سمری جس میں قادیانیوں کو ممبر بنانے کی تجویز پاس کی گئی تھی، واپس نہ ہوا اس وقت تک تو معاملہ جوں کا توں مخدوش رہے گا۔

معلوم ہوا کہ اسی روز تراویح کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے دفتر میں لاہور کی سطح کے حضرات ذمہ داران کا اجلاس بھی ہوگیا اور جمعہ کو ملک بھر کے خطبات جمعہ میں اس مطالبہ کو اجاگر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس موقع پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں پاکستان لیگ ق کے صدر چودھری شجاعت حسین، جناب چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی، طارق بشیر چیمہ وفاقی وزیر، جناب حافظ یاسر صوبائی وزیر کو کہ انہوں نے ایک جاندار بیان دیا۔ جو ان کی دینی غیرت اور ایمانی تقاضوں کا مظہر ہے۔ ق لیگ کا جماعتی مؤقف ذیل میں ملاحظہ ہو: ’’قومی اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کیا جائے، کیونکہ یہ غیر آئینی اقدام ہوگا۔ اس ایشو پر ہم سے بطور اتحادی جماعت کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے قادیانیوں کو اقلیتی کمیشن میں شامل کرنے کی کوششوں پر گہری تشویش اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نازک حالات میں قادیانیت کا پنڈورا باکس کھولنا ناقابل فہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں

اور نہ ہی آئین پاکستان کو مانتے ہیں ایسے میں ان کی حکومت کی طرف سے پذیرائی آئین پاکستان کے ساتھ کھلواڑ ہے جو کسی طور پر قابل قبول نہیں، اس قسم کی کسی بھی تجویز سے پہلے وسیع تر مشاورت کی ضرورت تھی لیکن حکومت نے اپوزیشن یا علماء تو کجا اپنے اتحادیوں کو بھی اعتماد میں لینا ضروری نہیں سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ عجلت میں اور بالخصوص موجودہ حالات میں اس حساس ایشو کو زیر بحث لانا بہت سے سوالات پیدا کر رہا ہے۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اس فیصلہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ اوران کی جماعت آئین کے منافی ایسی کسی تجویز سے مکمل لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔‘‘

وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے مشاورت وسرپرستی کے لئے عرض کیا۔ آپ پہلے سے اس کے لئے نا صرف فکر مند بلکہ متحرک بھی تھے۔ وفاق المدارس کا مؤقف اخبارات میں یہ شائع ہوا: ’’وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا انوار الحق، مولانا مفتی رفیع عثمانی اور مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ قومی اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کی شمولیت کی تجویز کو مسترد کرتے ہیں۔ قادیانی جب تک آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے خود کو اعلانیہ طور پر غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے، اس وقت تک قبول نہیں۔ قادیانیوں کی آئینی، مذہبی، سماجی اور معاشرتی حیثیت کے تعین کے لئے طویل جدوجہد کی گئی۔ آئین پاکستان میں قادیانیوں کی حیثیت کا تعین راتوں رات نہیں ہوا جسے اچانک بدل دیا جائے گا، بلکہ جس طرح آئینی ترمیم کے پیچھے برسوں ہوم ورک کیا گیا اسی طرح قادیانیوں کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے مطلوبہ ہوم ورک اور قومی اتفاق رائے پیدا کرنا ضروری ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے متنبہ کیا کہ آئے روز قادیانیوں کے بارے میں نئے نئے شوشے چھوڑنے کا سلسلہ اب بند ہونا چاہئے ورنہ اس کے ہر اعتبار سے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔‘‘

۳۰/اپریل کے اخبارات احتجاجی بیانات اور خبروں سے بھرے ہوئے تھے۔ پردۂ غیب سے حق تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ حکومتی اس احمقانہ تجویز پر پورا ملک سراپا احتجاج ہوگیا۔ مولانا محمد اجمل قادری، مولانا پروفیسر ساجد میر کے مراکز میں تمام جماعتوں کے مشترکہ اجلاسات ہوئے اور اگلے دن جمعہ کو پورے ملک میں صدائے حق بلند کرنے کا فیصلہ ہوا۔

آج کے روزنامہ نوائے وقت میں جناب محمد اکرام چودھری کا ایمان پرور مضمون شائع ہوا۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا سید عطاء المہیمن، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جناب عاکف سعید،

جناب عبدالرؤف فاروقی، جناب خالد لطیف چیمہ صاحب کا بیان بھی شائع ہوا۔

یکم رمئی کو جمعہ تھا۔ وفاقی حکومت کی طرف سے وزیر مذہبی امور کا بیان شائع ہوا کہ قادیانیوں کو کمیشن میں شامل نہ کیا جائے گا۔ وفاقی وزیر برائے پارلیمان جناب علی محمد خان کا بھی بیان شائع ہوا کہ ’’غلامان رسول ہیں، ختم نبوت کا دفاع نہ کر سکے تو اقتدار چھوڑ دیں گے۔‘‘ مولانا حامد الحق حقانی کا بیان شائع ہوا۔ آج روزنامہ اسلام کے ادارتی صفحہ پر حضرت مولانا زاہد الراشدی اور جناب ندیم تابانی اور روزنامہ نوائے وقت میں جناب سعید آسی صاحب اور روزنامہ خبریں میں جناب عثمان کسانہ صاحب کے معلومات افزاء، حقائق افروز مضامین شائع ہوئے۔ الحمدللہ!

آج نون لیگ، پاکستان پیپلز پارٹی، مختلف بار ایسوسی ایشن اور مختلف اضلاع کی قیادتوں کے احتجاجی بیانات کی بھی اخبارات میں بھرمار رہی۔ آج جناب سراج الحق صاحب نے سینٹ کے ایوان میں تحریک جمع کرادی۔ جناب مسعود احمد ریحان نے ہائیکورٹ لاہور میں بھی حکومتی فیصلہ کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ دائر کردی۔ آج وزارت مذہبی امور نے اپنی پہلی سمری واپس منگوانے اور دوسری سمری تیار کرنے کی جس میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کا ذکر ہے۔ یہ خبریں قومی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ آج ملک بھر میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔

۲رمئی کے اخبارات میں یوم ختم نبوت کی تمام جماعتوں کی طرف سے خبروں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ اقلیتی کمیشن کے ممبران کی نئی سمری تیار کرکے وزارت مذہبی امور نے کیبنٹ ڈویژن کو بھجوائی۔ اس میں قادیانیوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ آج جناب سراج الحق صاحب کا بڑا جی دار بیان شائع ہوا۔ آج روزنامہ اسلام میں جناب پروفیسر عبدالواحد سجاد کا مضمون ’’اقلیتی کمیشن کا قضیہ یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین؟‘‘ شائع ہوا۔

۳رمئی آج کے اخبارات میں بھی بھرپور تمام مکاتب فکر، تمام جماعتوں کے مختلف ذمہ داران کے بیانات شائع ہوئے۔ جماعت اسلامی کے شعبہ خواتین کا بیان بھی بڑی اہمیت سے قابل ذکر ہے۔

۴رمئی کے اخبارات میں خبروں کے علاوہ جناب عرفان احمد عمرانی کا روزنامہ اسلام میں ’’قادیانیت کی ایک اور شکست‘‘ کے عنوان سے مضمون شائع ہوا۔

۵رمئی آج کابینہ کے اجلاس کے انعقاد خبر میں مسلمانوں کے مطالبہ کے تسلیم کئے جانے کی نوید سنائی گئی۔

۶رمئی آج وفاقی کابینہ کے اجلاس میں قادیانیوں کو کمیشن میں شامل نہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ وفاقی کابینہ میں

وفاقی وزیر طارق بشیر چیمہ نے مؤقف اختیار کیا کہ’’ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں ہمیں تحفظ ناموس رسالت کی بھیک مانگنی پڑتی ہے، یہ ہم سب کے شرم کا مقام ہے۔ انہوں نے کہا کہ کبھی حج فارم میں تبدیلی کردی جاتی ہے،کبھی کتب کے اندر سے خاتم النّبیین کا لفظ نکال دیا جاتا ہے آج تک ان سازشیوں کو کوئی سزا کیوں نہیں دی گئی۔ اگر قادیانیوں کا سربراہ خود لکھ کر بھیج دے کہ ہم پاکستان کے آئین کو اور خود کو اقلیت تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اقلیتی کمیشن میں بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کمیشن میں ہندو، سکھ، مسیحی بیٹھے ہیں ہم نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے کو مسلمان نہیں کہتے۔‘‘

آج کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ’’ وفاقی کابینہ نے قومی اقلیتی کمیشن کی منظوری دے دی ہے۔ وزارت مذہبی امور کی سمری کو منظور کرلیا گیا ہے کمیشن میں کسی قادیانی کو شامل نہیں کیا گیا، نورالحق قادری نے کہا ہے کہ چیلا رام کیولانی کو چیئرمین بنادیا گیا ہے۔ مینارٹی کمیشن کے چیئرمین کا تعلق سندھ ہندو کمیونٹی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی گلزار احمد نعیمی اور مولانا عبدالخبیر آزاد مسلم ممبر ہوں گے۔ ہندو اور مسیحی برادری سے تین تین ممبر شامل ہیں، نورالحق قادری نے کہا کہ سکھ برادری سے دو، کیلاش اور پارسی برادری سے ایک ایک ممبر شامل کیا گیا، کسی قادیانی کو ممبر نہیں بنایا گیا۔ وزارت کی دونوں سمریوں میں قادیانی شامل نہیں کئے گئے تھے، انہوں نے کہا کہ چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل بلحاظ عہدہ کمیشن کے ممبر ہوں گے، سیکرٹری مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی بلحاظ عہدہ کمیشن کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیں گے۔‘‘

آج کے روزنامہ اسلام میں دو مضمون جناب سلطان محمود ضیا صاحب، جناب پروفیسر عبدالواحد صاحب کے شائع ہوئے۔

۷؍مئی کے روزنامہ نوائے وقت نے ادارتی شذرہ’’ اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو نمائندگی نہ دینے کا صائب فیصلہ‘‘ کے عنوان سے شائع کیا۔

غرض ۲۹؍اپریل کو کابینہ میں ایک احمقانہ تجویز آنے سے ملک میں ایک نئی بحث نے جنم لیا جو ۶؍مئی کی شام کو قادیانیت کی شکست اور اسلام کی فتح پر منتج ہوئی۔ اس کی جستہ جستہ رپورٹ عرض کردی ہے۔ تاکہ ریکارڈ رہے۔ اس فتح میں جس جس شخص یا جماعت یا ادارہ نے حصہ ڈالا حق تعالیٰ سب کو جزائے خیر دیں۔ وزیراعظم صاحب نے ختم نبوت پر پختہ ایمان ویقین اور قادیانیوں کے کافر ہونے کا اعلان کیا بہت اچھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے قول وفعل کو ایک کردیں تاکہ ملک سے نفاق ختم ہوجائے۔

اپنے خدا سے مانگ

آغا شورش کاشمیریؒ

اس راہنما سے مانگ نہ اس راہنما سے مانگ
شورش جو مانگنا ہے وہ اپنے خدا سے مانگ

ہنگامہ دعا میں شہیدوں کا بانکپن
مردان بالا کوٹ کی آہ رسا سے مانگ

قبروں میں کیا دھرا ہے بجز کاروبار شرک
تفسیر اس کلام کی رب العلا سے مانگ

مشکل کشا ہے ذات خداوند ذوالجلال
کیا مانگتا ہے غیر سے مشکل کشا سے مانگ

واجب نہیں لطیفہ فروشوں کا اتباع
فہم حدیث جادہ خیر والوریٰ سے مانگ

جو کچھ گزر رہی ہے دل ناصبور پر
اس کی دوا حضور ﷺ کے دارالشفا سے مانگ

تالے پڑے ہوئے ہیں فقیہوں کے ذہن پر
ضرب کہن کا زور جہاد وغزا سے مانگ

دونوں جہاں ہیں بندۂ مومن کی کار گاہ
یہ ہمہمہ حکایت مہر وفا سے مانگ

اعلائے حق، قبائے فقیری، شعور دین
شورش یہ ذوق وشوق شہ دوسراً سے مانگ

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر:3 مصنفہ: عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

خاندانی زندگی میں آپ ﷺ کی بعثت کے آثار

آنحضرت ﷺ نے زوجین (میاں بیوی) کو آپس میں حسنِ سلوک اور خوبصورت طریقے پر زندگی گزارنے کی ترغیب دی، اور ان کے تعلق کو مودّت ومحبت اور رحمت وشفقت پر قائم رکھا۔ یوں نہیں کہ وہ ایک دوسرے پر جبر وظلم کا سلسلہ قائم کریں یا ایک دوسرے کو غلام بنا کر رکھیں۔ قطعاً آپ ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ حق تعالیٰ شانہ نے (اپنی مقدس کتاب میں) ارشاد فرمایا: ومن ایٰتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا و جعل بینکم مودۃ و رحمۃ ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون (روم:۲۱)۔ ﴿اور اس کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ بنادیئے اس نے تمہارے واسطے تمہاری جانوں سے جوڑے کہ چین سے رہو ان کے پاس اور رکھا تمہارے بیچ میں پیار اور مہربانی۔ بلا شبہ اس میں بہت پتے کی باتیں ہیں ان کے لئے جو دھیان کرتے ہیں۔﴾

آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان خوشگوار تعلق قائم کرنے کے بعد انہیں حکم فرمایا کہ تمہارے اس پیار بھرے تعلق کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہو تو ان کی اچھے طریقے سے نگہبانی کرو اور ان کی خوبصورت انداز میں تربیت کرو! اور اولاد کو حکم فرمایا کہ تم والدین کی عمدہ طریقے سے اطاعت کرو! اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ! اور بہترین انداز میں آپ ﷺ نے والدین کے حقوق اور اولاد کے حقوق و دیگر لازمی امور کو احسن انداز میں سمجھایا اور ان کی باریکیوں سے متعلق انتہائی مشفقانہ انداز میں اس طرح آگاہ فرمایا جس طرح شفیق وہمدرد باپ اپنی اولاد کو سمجھاتا ہے۔

امت میں آپ ﷺ کی بعثت کے آثار

آپ ﷺ کی بعثت سے قبل ہر آدمی قبیلہ کی جکڑ بندی میں مبتلا تھا۔ قبیلے کے علاوہ اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی اور نہ کسی کے ہاں اس کا کوئی مرتبہ اور مقام تھا۔ چناں چہ آنحضرت ﷺ نے ان جکڑ بندیوں سے انسان کو نکالا، اسلام کی وسعتوں کا پہناوا پہنایا اور ایمانی اخوت کا سلسلہ قائم فرمایا۔ اور تمام بنی نوع انسان پر رحم وکرم کرنا سکھایا حتیٰ کہ دیگر حیوانات کو بھی اپنی رحمۃ للعالمینی سے وافر رحمت کا حصہ عطا فرمایا۔ اللہ رب العزت کی جانب سے اس امّی امت کے لئے آپ ﷺ کی بعثت کے حوالے سے اور آپ کی تربیت و

تزکیہ کے حوالے سے طرح طرح کے خطابات ہوئے کہ دیکھو! رسول کریم ﷺ کس طرح تمہارا تزکیہ فرماتے ہیں اور تمہیں حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ کس طرح تمہیں ضلالت وگمراہی کے تاریک گڑھے سے نکالا اور ہدایت ونور کے میدان میں لا کھڑا کیا۔ بالخصوص سورۂ بقرہ، آل عمران اور جمعہ میں بڑی وضاحت و صراحت اور مختلف خطابات کے ساتھ ارشاد فرمایا۔ مثلاً سورۂ بقرہ میں یوں خطاب فرمایا: کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم اٰیٰتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتٰب والحکمة و یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون (بقرہ:۱۵۱)۔﴿جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں سے، پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری، اور پاک کرتا ہے تم کو، اور سکھلاتا ہے تم کو کتاب اور اس کے اسرار، اور سکھاتا ہے تم کو جو تم نہ جانتے تھے۔﴾

اور سورۂ آل عمران میں یوں ارشاد فرمایا: لقد منّ اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰته و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (آل عمران:۱۶۴)۔﴿اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے۔ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی، اور پاک کرتا ہے ان کو، اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی باتیں۔ اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔﴾

اور سورۂ جمعہ میں یوں ارشاد فرمایا: ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰته و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (جمعہ:۲)۔﴿وہی وہ ذات ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہی میں کا، پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور عقل مندی کی باتیں۔ اور اس سے پہلے وہ پڑے ہوئے تھے صریح بھول میں۔﴾

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کی برکت سے اس امت نے اتنی ترقی کی اور وہ بلندیاں طے کیں کہ ''خیر امت'' کے لقب سے ملقب ہوئی۔ (کما قال تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس) اور ''امت وسط'' کی صفت سے موصوف ہوئی۔ اور اعتدال کا مزاج پایا۔ اور قیامت کے دن اس کی شہادت کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ حق جل مجدہ نے فرمایا: وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیدا (بقرہ:۱۴۳)۔﴿اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر، اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔﴾

دوسری جگہ فرمایا: ھو سمّٰکم المسلمین من قبل و فی ھذا لیکون الرسول شھیدا

علیکم و تکونوا شھداء علی الناس، فاقیموا الصلوٰۃ و اتوالزکوٰۃ واعتصموا باللہ ھو مولکم فنعم المولیٰ و نعم النصیر (حج:۷۸)۔(اسی نے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے سے۔اوراس قرآن میں (بھی)، تاکہ ہو رسول گواہی دینے والا تم پر، اور ہو تم گواہی دینے والے لوگوں پر۔سو قائم رکھو نماز، اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور مضبوط پکڑو اللہ کو، وہی تمہارا مالک ہے سو خوب مالک ہے اور خوب مددگار)۔

ابدی سعادت مندی کا طریق

دنیا و آخرت میں ابدی سعادت مندی اور فوز و فلاح بغیر رسولوں کی معرفت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جائز و ناجائز، حلال و حرام، اور پاکی و ناپاکی کی تفصیلات بھی رسولوں کے بتلائے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کن کاموں سے راضی اور کن کاموں سے ناراض ہوتے ہیں یہ بھی بغیر رسولوں اور اللہ کے پیغمبروں کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ پسندیدہ اعمال واقوال صرف اور صرف انہی کی رہنمائی اور ان کی لائی ہوئی شریعتوں سے معلوم ہو سکتے ہیں لہٰذا ان پیغمبروں کے اعمال واقوال اور ان کے اخلاق عالیہ ہی انسانوں کے لئے بہترین میزان اور کسوٹی ہیں جن پر انسانوں کے اعمال واقوال اور اخلاق کو پرکھا جائے گا۔ اور انہی کی متابعت سے اہل ہدایت و اہل ضلالت میں امتیاز قائم کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جتنا جسم روح کا محتاج ہے (روح کے بغیر جسم بے کار ہے) اور آنکھ نور کی محتاج ہے (روشنی کے بغیر آنکھ بے کار ہے) اس سے کہیں زیادہ انسانوں کو پیغمبروں کی ہدایات و تعلیمات کی احتیاج اور ضرورت ہے۔ جیسے مچھلی کا چین و سکون پانی میں ہے اسی طرح انسانوں کے قلب و روح کا اطمینان و سکون پیغمبروں کے طریق میں مضمر ہے۔ (چونکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ختم کر دیا گیا ہے) تو اب ہر انسان کی دنیوی و اخروی دائمی سعادت، نیک بختی اور کامیابی نبی کریم ﷺ کی ہدایات و تعلیمات اور آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کی سیرت میں منحصر ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مجھے دنیا میں ہدایت اور آخرت میں نجات اور ابدی سعادت ملے تو اس کے لئے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور آپ کی سیرت پاک سے محبت رکھنا اور اس پر چلنا ضروری اور لازمی ہے اس کے بغیر نہ وہ جہالت و ضلالت سے نکل سکتا ہے اور نہ آپ ﷺ کے متبعین میں شامل ہوسکتا ہے۔ جو آپ ﷺ سے محبت رکھتے ہوئے آپ کی سیرت اپنائے گا وہ آپ کا متبع ہوگا۔ آپ کا سچا امتی کہلائے گا۔ اور جو آدمی آپ ﷺ سے محبت نہیں رکھے گا، نہ آپ کی سیرت اپنائے گا وہ نہ متبع ہوگا اور نہ امتی کہلانے کا حق دار ہے۔ والفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

نیز میں نے درج ذیل چند بہترین اور خوبصورت اشعار سنے تو جی چاہا کہ انہیں یہاں رقم کر دوں

کیونکہ ان میں ہمارے محبوب مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف جمیلہ اور شمائل مبارکہ کی جھلک پائی جاتی ہے، ملاحظہ کیجئے:

عــرف الــکــون السّــلام　　　مــن امــام الــمــرســلیــن

وجودِ ہستی نے رسولوں کے امام (ﷺ) سے سلامتی کا راستہ سمجھا۔

انــــه طهــر تســامــی　　　رحــمة لــلــعــالــمیــن

بلاشبہ آپ سراپا پاکیزہ ہیں اور رحمۃ للعالمین کے منصب عالی پر فائز ہیں۔

مــن زرع الــوصــل بــدنیــانــا　　　مــن ســن الــبــر بــاٰبــانــا

جنہوں نے ہماری دنیا میں صلہ رحمی کا بیج بویا، جنہوں نے ہمارے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی سنت جاری کی۔

مــن وعــد الــواصــل بــجــنــان　　　ان اهــدی ابــویــه حــنــانــا

جنہوں نے صلہ رحمی کرنے والے کو جنت کا وعدہ سنایا۔ بشرطیکہ وہ اپنے والدین پر شفقت کرکے انہیں آرام پہنچائے۔

مــن اوصــیٰ الــدنیــا مــجــتــهــدا　　　بــفــقــیــر یــجــلــس مــنــفــردا

جنہوں نے دنیا کو فقر وفاقہ اٹھانے کی تاکید کی کہ ایسا آدمی سکھ سے (خوش عیش) رہے گا۔

مــن جــعــل الــبســمة دیــدنــه　　　لیــواســی مهــمــومــا ضــاقــا

جنہوں نے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی عادت شریفہ اس لئے اپنائی کہ ہر غم زدہ وپریشان آدمی کے لئے وہ دلبستگی کا ذریعہ بنیں

سیــظــل مــعــلــمــنــا الا وفــی　　　اهــدانــا الــعــزة والــشــرف

(ان شاءاللہ!) ہمارے کامل معلم ہمیشہ (اپنی تعلیمات کے ذریعے) ہمیں عزت وشرافت کا راستہ بتلاتے رہیں گے۔

و نــظــل نــردد ســیــرتــه　　　فــالــکــون بــرحــمــتــه اعــتــرف

ہم بھی دائمی طور پر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ دہراتے رہیں تاآنکہ زمانہ آپ کی رحمت کا معترف ہوجائے۔

(مقدمہ ختم ہوا)

جناب حنیف رامے کی تربوزی لیگ

ا...... جناب بھٹو صاحب کے دور میں جناب حنیف رامے صاحب پنجاب کے چیف منسٹر رہے۔ اپنے آپ کو وہ سوشلسٹ (سرخا) کے طور پر پیش کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے اپنی جماعت مسلم لیگ کے نام سے قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اس پر لاہور کے کسی دانش ور نے کہا کہ جناب رامے صاحب کی مسلم لیگ تربوزی لیگ ہے، جو اوپر سے سبز اور اندر سے سرخ ہے۔

فضائل سیدنا ابوبکر صدیقؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بتایا کہ ہم غار میں تھے تو میں نے دیکھا کہ مشرکوں کے پاؤں تو ہمارے سروں کے اوپر ہیں تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر ان مشرکوں میں سے کوئی بھی اپنے پاؤں کی طرف دیکھے تو سیدھی نظر ہم پر پڑے گی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! جن دو کے ساتھ تیسرا اللہ ہو تو ان کی حفاظت کیوں نہ ہوگی۔ (ج۲،ص۲۷۲)

۲...... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے دو باتوں میں اختیار دیا ہے کہ یا تو دنیا کی نعمتیں حاصل کرلے یا اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرلے تو اس بندہ نے دوسری بات پسند کرلی ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ یہ سن کر بہت روئے اور فرمایا ہمارے آباء واجداد اور ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں وہ تو آپ ﷺ ہی لگتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ ایسی باتیں جانتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں میں سے سب سے زیادہ احسان، مال ومحبت کے لحاظ سے مجھ پر حضرت صدیق اکبرؓ کا ہے۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو حضرت صدیق اکبرؓ کو ہی بناتا، لیکن وہ میرے اسلامی بھائی ہیں اور فرمایا مسجد میں سے سب کی کھڑکیاں بند کردو مگر حضرت ابوبکرؓ کی کھڑکی کھلی رہے۔ (ج۲،ص۲۷۲)

۳...... حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا تو جب میں واپس آیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ سے، میں نے عرض کیا مردوں میں سے؟ آپ ﷺ سے فرمایا: عائشہؓ کے باپ سے، میں نے پوچھا پھر کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت عمرؓ سے، پھر آپ ﷺ نے بہت سے آدمیوں کا نام شمار کیا۔ (ج۲،ص۲۷۳)

۴...... حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اگر خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکرؓ کو بناتے۔ پھر پوچھا گیا کہ دوسرے نمبر پر کس کو بناتے؟ فرمایا: حضرت عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا کہ تیسرے نمبر پر؟ فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو۔ پھر حضرت عائشہؓ اس کے بعد خاموش ہوگئیں۔

۵...... حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ آنا تو وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ موجود نہ ہوں تو پھر، تو

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نہ ہوں تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔

۶...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی مرض الوفات میں فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں خط لکھ دوں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ میں اولیٰ ہوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکرؓ کے علاوہ باقی کا انکار کرتے ہیں۔ (ج۲،ص۲۷۳)

۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے۔ آپ ﷺ فرمایا: آج جنازہ کے ساتھ کون گیا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج تیمارداری کس نے کی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ ساری چیزیں جمع ہو جائیں، وہ جنتی ہے۔ (ج۲،ص۲۷۳)

۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی گائے پر بوجھ ڈالے ہوئے جارہا تھا کہ اچانک گائے اس کی طرف متوجہ ہوئی اور بول پڑی کہ میں اس کام کے لئے پیدا نہیں کی گئی، بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے تعجب اور حیرانگی میں سبحان اللہ کہا اور کہنے لگے کیا گائے بھی بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر و عمرؓ بھی یقین کرتے ہیں (یعنی پس پشت اعتماد فرمایا) پھر حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا، ایک بکری لے گیا۔ وہ چرواہا اس بھڑیے کے پیچھے گیا اور بکری چھڑالی تو بھیڑیا چرواہے کی طرف دیکھ کر بول پڑا کہ اس دن بکری کو کون چھڑائے گا کہ جس دن کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس پر یقین رکھتا ہوں اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی یقین رکھتے ہیں۔ (ج۲،ص۲۷۴)

کوثر نیازی کا تقریری رنگ پھیکا پڑ گیا

۲...... ایک بار مولانا کوثر نیازی صاحب تقریر کررہے تھے۔ بھٹو صاحب بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے غالباً فیصل آباد میں جلسہ تھا۔ کوثر نیازی نے فرمانا شروع کیا کہ جناب بھٹو صاحب پھول ہیں ہم ان کی کلیاں ہیں۔ آپ خوشبو ہیں ہم اس کی مہک ہیں۔ آپ ماہتاب ہیں ہم ان کے ستارے ہیں۔ آپ آفتاب ہیں ہم اس کی کرنیں ہیں۔ آپ قائد ہیں ہم عوام ہیں۔ اتنے میں پبلک سے کسی دل جلے نے زور سے کہا وہ دیگ ہیں، آپ کڑچھے ہیں۔ اس پر پورا اجتماع کشت زعفران ہوگیا اور بھٹو بھی ہنسی ضبط نہ کرپائے۔ البتہ اس خطرناک چوٹ سے مولانا کوثر نیازی کے خطاب کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

مدارس کی حفاظت اور آخرت کی فکر کیجئے

حضرت مولانا عاشق الٰہی مدنیؒ

پاکستان کی تاریخ کا یہ بڑا اندوہ ناک المیہ ہے کہ جو بھی کوئی شخص اقتدار پر آتا ہے دینی مدارس پر قبضہ کرنے اور ان کو ختم کرنے کے لئے فکر مند ہو جاتا ہے۔ کیسی عجیب بات ہے کہ ملک مسلمانوں کا، اصحاب اقتدار اسلام کے دعوے دار اور قرآن وحدیث کے مدارس مٹانے کی فکر سوار ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اصحاب اقتدار یہود ونصاریٰ کے اشاروں پر چلتے ہیں اور ان کے کہنے پر دینی مدارس کے ختم کرنے کی فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو اپنا اقتدار صرف نام کا رہا ملک ہمارا اور حکم چلے دشمنوں کا۔ یہ امر بھی تو قابل تعجب ہے۔ لوگوں کا یہ کہنا بھی ہے کہ دشمنان اسلام یہ سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس میں مجاہدین اسلام تیار ہوتے ہیں اس لئے ان کو بند کروانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ دشمن اگر اس فکر میں ہے تو یہ کون سی تعجب کی بات ہے۔ عہد اول سے ایمان وکفر کی جنگ چلی آرہی ہے۔ لیکن مسلم اصحاب اقتدار کو دشمنوں کی بات ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

آج کل ایک نئے عنوان سے بات آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مدارس میں حکومت کی طرف سے دنیاوی علوم پڑھائے جائیں گے اور عربی ودینی نصاب میں مہتممین کو آزادی ہوگی۔ اسے ہمدردی کے طور پر اچھالا جارہا ہے کہ جو لوگ عالم بن جاتے ہیں ان کے لئے نوکریوں اور ملازمتوں کا انتظام ہونا چاہئے۔ انگریزی سکولوں کے مضامین پڑھیں گے تو اچھی نوکریاں ملیں گی اور ملازمتوں کا انتظام ہو جائے گا اور ساتھ ہی علوم دینیہ ودنیویہ کے جامع ہو جائیں گے۔ بظاہر یہ بات اچھی لگتی ہے۔ لیکن اس کے نتائج پر لوگوں کی نظر نہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان دنیا میں دنیا کمانے اور مال دار بننے کے لئے نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے: ''وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون'' اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ما اوحی الیّٰ ان اجمع المال واکون من التاجرین ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربک وکن من ساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ اپنے رب کی تسبیح بیان کرو جو اس کے حمد کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ یقین والی چیز یعنی موت آجائے۔

قرآن وحدیث کا علم اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ دین دار علماء پیدا ہوں آخرت کی فکر کریں، اللہ کی رضا کو مقصود بنائیں اسی پر مریں اسی لئے جئیں۔ سورہ انعام (آیۃ:۱۶۲) میں فرمایا: ''آپ فرمادیجئے کہ بے

شک میری نماز اور میری سب عبادتیں اور میرا مرنا و جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس امت میں سب سے پہلا مسلمان ہوں‘‘۔

دینی مدارس میں جو طلباء پڑھتے ہیں، علماء بن کر امت کے سامنے آتے ہیں۔ وہ اسی کے داعی ہوتے ہیں کہ ہر مسلمان اپنی آخرت کے لئے فکر مند ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا کام کرے اور اسی کی دعوت دے۔ ہر مسلمان اپنا مرنا جینا اسی کی رضا کے لئے خاص کر دے، جئے اللہ کے لئے اور مرے اللہ کے لئے۔

جو لوگ قرآن وحدیث نہیں پڑھتے، سکولوں اور کالجوں کی زینت بنتے ہیں اور جو لوگ بڑی بڑی تجارتیں کرتے ہیں دنیا کے لالچی ہیں، پیسے کمانے کو مقصد زندگی بنائے ہوئے ہیں، ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ مولوی لوگ بھی ہماری طرح سے دنیا دار ہو جائیں، خالص دینی باتیں کرنا چھوڑ دیں اور دنیا کے طالب بن جائیں اور امت کو بھی طالب دنیا بننے کی ترغیب دیا کریں اور یہ ظاہر ہے کہ مولوی دنیا دار جب ہی بنیں گے جب دنیاوی علوم پڑھیں گے۔ قرآن وحدیث کی تعلیم میں کچے رہیں گے اور جو اساتذہ اللہ کی رضا کے طالب ہیں ان کے علاوہ ان لوگوں کے شاگرد بنیں گے جو دنیاوی علوم پڑھائیں گے، جو پتلونوں سے آراستہ ہوں، داڑھیاں کٹی ہوئی ہوں اور محض دنیا کے لئے پڑھانا جانتے ہوں، اخلاص اور رضا الٰہی کے طالب نہ ہوں، ایک تو ان لوگوں کی مصاحبت سے پیدا ہونے والے علماء میں علم کی پختگی نہ آئے گی کیونکہ دوہرا نصاب نمٹانا پڑے گا۔ دوسرے ان کے اذہان اور قلوب دنیا دار اساتذہ سے متاثر ہو کر اخلاص اور فکر آخرت سے خالی ہو جائیں گے۔ اللہ کی رضا مطلوب نہ ہو تو نہ قرآن وحدیث پر عمل ہوتا ہے اور نہ اس کے پڑھنے پڑھانے پر ثواب ملتا ہے۔

جامعہ ملیہ نظروں کے سامنے ہے اس کی بنیاد اسی پر رکھی گئی تھی کہ علوم دنیا اور علوم دین ملا کر پڑھائے جائیں اور ایسے آدمی تیار ہو کر نکلیں جو دونوں لائن کے علوم کے جامع ہوں لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ وہ دوسری دنیوی یونیورسٹیز کی جگہ ایک ادارہ بن کر رہ گیا وہاں سے نکلنے والے سب گریجویٹ نکلے۔ قرآن وحدیث کا جامع وہاں کے فارغ ہونے والوں میں ایک بھی نظر نہیں آیا۔

ہمارے مدارس کا جو نصاب ونظام ہے اس میں حکومت کا یا کسی بھی جماعت کا دخل دینا ان کی بربادی کا سبب بن جائے گا، عمارتیں بھی اونچی اونچی ہوں گی، تنخواہیں خوب زیادہ ہوں گی، پڑھنے والے بھی یوں سمجھیں گے کہ ہم دین ودنیا کے علوم میں مہارت حاصل کر رہے ہیں لیکن اخلاص ورضا الٰہی کی طلب اور علوم میں پختگی جاتی رہے گی، یہ عجیب بات ہے کہ دینی مدارس میں علوم دنیا کا اضافہ کرنے کی رائے تو دی جاتی ہے لیکن سکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ذمہ داروں سے نہیں کہا جاتا کہ تم تفسیر وحدیث تحفیظ اور تجوید وقرأت کے شعبے قائم کرلو۔

یونیورسٹیوں میں جو اسلامیات پڑھائے جاتے ہیں اس کے پڑھانے والے وہ ڈاکٹر ہوتے ہیں جو یہود ونصاریٰ سے اسلامیات کی ڈگری لے کر آتے ہیں۔ نہ انہیں قرآن وحدیث کا علم ہوتا ہے نہ علماء سے ملتے ہیں نہ اہل حق کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ دشمنان دین نے جوان کے قلوب میں اتارا ہے اسی کو طلباء کے سامنے اگل دیتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ دشمن تو چاہتے ہی ہیں کہ مسلمان میں اسلام نہ رہے، مسلمان نام کے لوگ بھی عربی مدارس کو ختم کر کے بے دینی کے سیلاب میں بہہ جانے کو پسند کر رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ قرآن وحدیث پڑھنے والے علماء اسکولوں اور کالجوں کا نصاب پڑھ لیں گے تو ان کے روٹی رزق کا انتظام ہو جائے گا۔ آج تک تو کوئی مولوی بھوکا مرا نہیں، جو ان کی روزی کا فکر کیا جائے۔ الحمدللہ! مولوی لوگ مسٹروں اور ماسٹروں سے اچھا کھاتے پیتے ہیں جو لوگ ان کی روزی کے لئے فکر مند ہو رہے ہیں انہیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔ اپنی اپنی زندگیوں کو دیکھیں کہ کیا کیا گناہ ہو رہے ہیں، نمازوں کی پابندی کا کیا حال ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا انتظام ہے یا نہیں، مال حلال ذریعے سے آ رہا ہے یا حرام ذریعے سے؟ روزانہ کتنی غیبتیں کرتے ہیں اور کتنے لوگوں کے حقوق مارتے ہیں، اپنی تو آخرت کی فکر نہیں اور مولوی کی روٹی کی فکر ہے۔ اس ساری تحریر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حلال نہ کمائیں اور بھکڑ اور پھٹیچر ہو کر پھرا کریں اور ترک اسباب کردیں۔ کہنا یہ ہے مال بھی کماؤ مگر حلال ہو اور اس کے حقوق بھی ادا کرو اور زیادہ مال دار بننے کے لئے فکر مند نہ بنو۔ مال کو گناہوں میں خرچ نہ کرو، زیادہ مال مل جائے تو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان **ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین** کو سامنے رکھو، دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دو، اپنی اولاد کو قرآن وحدیث پڑھاؤ، علماء اور صلحاء سے جوڑ رکھو، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ **کونوا من ابناء الآخرت ولاتکونوا من ابناء الدینا۔** (مشکوٰۃ المصابیح ۴۴۵) یعنی تم آخرت کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو۔

اب ایک حدیث سنا کر اپنا مضمون ختم کرتے ہیں۔ ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے حلال دنیا اس لئے طلب کی کہ سوال کرنے سے پرہیز کر سکے اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں پر خرچ کر سکے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کر سکے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کی طرح چمکتا ہوگا اور جس نے حلال دنیا اس لئے طلب کی کہ لوگوں سے مال کی کثرت میں مقابلہ کرے، فخر کرے اور دکھلاوا کرے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا“۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۴۴)

دیکھو حلال مال کے بارے میں یہ ارشاد ہے کہ حلال مال اس لئے طلب کرنا کہ دوسروں کے مقابلہ میں فخر کرے اپنے مال کی کثرت میں مقابلہ کرے، ریاکاریوں میں خرچ کرے، تو اللہ تعالیٰ کا اس پر غصہ ہوگا اب سوچ لیا جائے کہ اگر ان مقاصد کے لئے حرام مال کھایا جائے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

فتنوں کا مقابلہ کریں......خطاب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

دوسرا حصہ

ضبط تحریر: مولانا محمد بلال

پیغمبروں کا زمانہ اوران کے نائبین کا زمانہ حق کہنے کا زمانہ ہے، حق پرعمل کرنے کا زمانہ ہے اوران پر جتنے اعتراض کروہ وہ اس سے خوش ہوتے تھے۔حضرت عمر فاروقؓ خطبہ روک کے کھڑے ہوگئے اورفرمانے لگے میرا بیٹا عبداللہ بن عمرؓ اگر مجمع میں موجود ہوتو اٹھ کے جواب دے کہ میرا کرتا کیسے بنا، تو بیٹا کھڑا ہوگیا کہنے لگا جو کپڑا میرے حصے میں آیا تھا میں نے اپنے والد کو دیا، دوٹکڑے ہوگئے، اس سے ان کا کرتا سلا ہے اس کو کہتے ہیں تنقید، بات میں نے یہ عرض کرنی ہے کہ خلفاء راشدین کا زمانہ دین کے معاملے میں اورطرز زندگی کے معاملے میں تنقید کو بشاشت کے ساتھ سنتے تھے اوراس کی وضاحت کرتے تھے۔خلفاء اربع کے بعد اس وقت سے لے کر آج تک جتنے حق والے گزرے ہیں، علماء گزرے ہیں، مجاہد گزرے ہیں، حق کی حمایت والے گزرے ہیں، ان سب کو اذیتیں دی گئیں، انہیں تکلیفیں دی گئیں۔

امام ابوحنیفہؒ ہم ان کے مقلد ہیں جیل میں ان کی موت واقع ہوئی، امام ابوحنیفہؒ مجرم نہیں تھے۔لیکن حق گو تھے اورحق کی حمایت میں جیل میں ڈال دیئے گئے تھے، وہیں ان کو موت آئی۔اوران کے بعد امام احمد بن حنبلؒ آئے، تیس کوڑے انہیں لگے تھے اور بات سچی کہتے تھے، بات دین کی کہتے تھے اور خلیفہ وقت کو وہ بات پسند نہیں تھی، وہ یہ کہتا تھا کہ یہ حق بات نہ کہے چپ رہیں، وہ کہتے تھے حق ہو اور چپ رہوں، کیوں رہوں؟ تو حق بات مجلس میں کہتے تھے اور سربازار کہتے تھے، انہیں ۳۰ کوڑے خلیفہ وقت نے کھڑے ہوکے لگوائے تھے۔لکھا ہے کہ ایک جلاد نے تیس بید مارے اورامام احمد بن حنبلؒ نے تیس بید سہے اور ہر بید پر کہہ دیتے تھے کہ حق یہ ہے۔میں اورآپ آج اسے بیان کرتے ہیں تو پسینہ آرہا ہے۔لیکن وہ کیسا سینہ تھا، کیسا جگر تھا اورکیسا ایمان تھا کہ اتنی شدت کے ساتھ بید برداشت کرلئے۔لیکن خلیفہ وقت کے سامنے بھی وہ حق بات کہتے رہے اوروہ قرآن کریم کی بات تھی اس سے انکارنہیں کرسکتے تھے۔حق والوں نے کبھی انتقام نہیں لیا ابھی آپ دیکھیں ہمارے بزرگ کہنے لگے کہ ہمارے ہاں یہاں دینی مدارس ہیں اوران تمام کو دہشت گردی کا اڈا کہتے ہیں، اب دماغوں کا فتور آپ دیکھیں بھلا یہ دہشت گردی کے اڈے ہیں جو چوبیس گھنٹے کھلے ہیں، جماعت ہورہی ہے، نماز ہورہی ہے، تلاوت ہورہی ہے۔

میرے والد صاحب (مولانا محمد علی جالندھریؒ) فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد تو کاشتکاری کرتے تھے۔لیکن مجھے (محمد علی) انہوں نے پڑھنے کے لئے بھیج دیا اورآخر میں کہنے لگے دارالعلوم دیوبند

لے کر تجھے چلتا ہوں تو آخری دو سال وہاں پڑھ لے تو والد صاحب سناتے تھے کہ عصر کی نماز کی دو رکعتیں ہو چکی تھیں جب میں اور میرے والد پہنچے۔ تو ایک چبوترے پہ جگہ ملی تو بقیہ دو رکعت نماز کھڑے ہو کر پڑھی۔ جب پڑھ کے بیٹھ گئے تو میرے والد صاحب مجھے کہنے لگے کہ یہ انسان ہیں یا فرشتے ہیں یہ بالکل والد صاحب سناتے تھے ایسی شکلیں اور ایسا نور ان کے چہروں پر اور پھر مجھے کہتے کہ میری خوش بختی کہ تو دین یہاں پڑھے گا، صاحب دل آدمی مجمع کو دیکھ کر خیال کرے کہ انسان ہیں یا فرشتے کہ اتنا زمانہ بدلا کہ حکمران انہیں دہشت گرد کہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' تو ابتلاء آیا خلفاء راشدین کے بعد اور بڑی تاریخ گزری جس بزرگ کو آپ لیں گے آپ کو معلوم ہوگا کتنے سال جیل میں رہا ہے کتنی سزائیں اٹھائیں۔

ہمارے ہاں مجدد الف ثانیؒ نام تو سب نے سنا ہے کتنے بڑے محقق اور فاضل تھے اور کتنے سال جیل میں گزارے اور مجدد صاحبؒ کو جب جیل میں بھیجا تو قید سے رہا اس لئے کیا کہ سارے جیل والے تہجد گزار ہو گئے، اللہ تعالیٰ کا نظام دیکھیں سارے ڈکیت اور چور، سارے قاتل تمام جیل کے اندر تین بجے اذان ہو اور سارے جیل والے تہجد پڑھیں تو بادشاہت میں انقلاب آ جائے گا۔ مجدد صاحبؒ کو جیل بھیجا تھا ظلماً اور اللہ تعالیٰ نے وہاں بھیج کر کام لے لیا

تو ہمارے ہاں ایک جماعت حق پرستوں کی رہی، مجاہدوں کی رہی، اور ایک جماعت علماء کرام کی رہی، علماء کرام کا ایک جم غفیر ہے، ہر زمانے میں حق بات کہنے میں ''لا یخافون ما استطعتم'' اس آیت کے مصداق رہے اور حق بات کہتے رہے، اور حق بات کہنے میں ایک زمانہ آیا کہ انگریزوں کی یہاں حکومت آ گئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہو گیا ''اللہ اکبر'' بھلا مسلمان اس کو برداشت کر سکتے تھے؟ روئے زمین کے مسلمان اسے برداشت نہیں کر سکتے تھے اور مسلمانوں کا جم غفیر اور علماء کرام کا جم غفیر اور پھر مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والے اور بس پھر گیدڑ کی طرح یہ بھاگا اور دوڑا پوری دنیا کی سپورٹ اس کے ساتھ رہی، مرزا غلام احمد نے ایک غلطی کا ازالہ نامی کتاب لکھی۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔ اس میں اس نے بڑی لغویات لکھی ہیں اور بیچ میں یوں ہی کہتا رہا کہ میں ہی ''محمد رسول اللہ'' ہوں، میں یہ ہوں، میں وہ ہوں، تو مجھے چونکہ اگلی بات سنانی ہے کہ ہمارے ایک بزرگ قاضی احسان احمد صاحبؒ نے دوستی لگالی نواب آف کالا باغ سے، نواب کے دل میں ان کی بہت محبت آ گئی، وہ نواب صاحب ایک مجلس میں قاضی صاحبؒ سے کہنے لگے مجھے کوئی کام ہی بتایا ہوتا، اس کے خیال میں یہ ہوگا کہ یہ مجھے کہیں گے چار بسوں کا پرمٹ لے دو۔ لاہور سے کلکتہ تک کا، یا یہ کہ مجھے کہیں دس مربے زمین دے دو، قاضی صاحبؒ ان سے فرمانے لگے، پوچھ تو لیا ہے، مان بھی لینا، نگاہ فرمائیں تو سہی، تو فرمانے لگے رسالہ نکالا کہ اس رسالے کو ضبط کر دیں، کہ اسے نہ کوئی چھاپ سکے اور نہ اسے کوئی بیچ سکے اور نہ اسے کوئی رکھ سکے۔ جاری ہے!!

’’کتابیں ہیں چمن اپنا‘‘ سے چند اقتباسات

انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم

مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی

مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم اپنے مضمون ’’کتب خانہ حبیب گنج کیسے جمع ہوا‘‘ میں رقم طراز ہیں کہ میرا یہ مختصر کتب خانہ نصف صدی سے زیادہ عرصے کی تلاش کا سرمایہ ہے۔ الحمدللہ اس میں ایک بھی نسخہ سرقے یا ناجائز ذریعے کا حاصل کیا ہوا نہیں ہے، بلکہ ایسا ہوا کہ کسی تاجر کتب نے ناواقفیت سے کم قیمت مانگی اور میں نے زیادہ دام دے دیئے۔ نواب صدر یار جنگ کے کتب خانے کی مہر دور عباسی کے مشہور عربی شاعر متنبی کے مصرعے ’’وخیر جلیس فی الزمان کتاب‘‘ (اور کتاب زمانے میں انسان کا بہترین رفیق ہے) پر مشتمل تھی۔ متنبی کتابوں کا عاشق زار تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کتاب میری محبوبہ ہے۔ کیا کوئی شخص اپنی محبوبہ کسی کو مستعار دے سکتا ہے؟ پھر میں اپنی محبوبہ کسی کو مستعار کیوں دوں؟

مسیح الملک حکیم اجمل خان ایک طالب علم

حکیم ذکی احمد دہلوی، مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کے متعلق اپنے مضمون میں رقم طراز ہیں کہ ’’تمام عمر ان کی زندگی ایک طالب علم کی زندگی رہی۔ اگر دنیا میں کسی چیز کو ان کا قلبی اور فطری ذوق کہا جاسکتا ہے تو وہ کتب بینی تھی۔ رام پور کا ریاستی کتب خانہ، پٹنے کی خدا بخش لائبریری اور اپنے خاندانی کتب خانے کو انہوں نے کھنگال ڈالا تھا۔ برٹش میوزیم لندن اور قسطنطنیہ کے کتب خانوں سے بعض نادر کتابیں فوٹو کرا کر انہوں نے حاصل کی تھیں۔ پھر کتابوں کو وہ پڑھتے ہی نہیں تھے بلکہ ان میں خود جذب ہوتے اور انہیں اپنے اندر جذب کرتے۔ بہت سی کتابیں جو انہوں نے پڑھی تھیں، ان کے حاشیوں پر ان کے لکھے ہوئے نوٹ نظر آتے ہیں۔ بعض مصنفوں سے کسی بات میں اختلاف ہوتا تو اسے بھی آزادی سے ظاہر کردیا کرتے تھے۔

مولانا حسرت موہانی کے کتب خانے کا نیلام

۱۹۰۸ء میں مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی پر بغاوت کے جرم میں مقدمہ چلا اور دو سال قید بامشقت اور پانچ سو روپے جرمانے کی سزا ملی۔ حسرت جیسے درویش کے پاس اتنی رقم کہاں تھی کہ وہ پانچ سو روپے جرمانہ ادا کرتے۔ چنانچہ ان کی بیش بہا اور نادر ونایاب کتابوں کو جنہیں انہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے جمع کیا تھا صرف ساٹھ روپے میں حکومت کی جانب سے نیلام کردیا گیا۔ اس رنج دہ واقعے پر

مولانا حسرت نے لکھا کہ ’’اس جرمانے کی بدولت کتب خانہ اردوئے معلّیٰ کی جو حالت ہوئی اس کا بیان نہایت دردناک ہے۔ جن کتابوں کو راقم الحروف نے معلوم نہیں کن کن کوششوں اور دقتوں سے بہم پہنچایا تھا، جن کتابوں میں بہت سے ایسے نایاب قلمی نسخے دواوین قدیم شعراوغیرہ کے تھے کہ جن کی نقل بھی کسی دوسری جگہ نہیں مل سکتی، ان سب کو پولیس کے جاہل جوان ٹھیلوں میں اس طرح بھر کر لے گئے جس طرح لوگ لکڑی اور بھس لے جاتے ہیں۔ ان کی فہرست بنانا تو درکنار کسی نے ان کو شمار تک نہ کیا، اس کے بعد ان کتابوں پر کیا گزری اس کا ذکر کرتے ہوئے ہمارا دل دکھتا ہے اس لئے اس سے قطع نظر ہی مناسب ہے۔ اس جبروظلم کا انصاف خدا کے ہاتھ ہے۔‘‘

مولانا ابوالکلام آزاد کا ذوق مطالعہ

مولانا ابوالکلام آزاد اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں سرسید سے بڑے متاثر تھے۔ وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ ’’ہر وہ چیز جوان (سرسید) کی طرف منسوب ہو میرے قلب وذہن کے لئے بمنزلہ معبود کے تھی۔‘‘ انہی ایام میں سرسید کی سوانح حیات ’’حیات جاوید‘‘ چھپ رہی تھی اور مولانا اس کے حصول کے لئے بہت بے تاب تھے، ان کی اس بے تابی اور بے چینی کا اندازہ لگانے کے لئے یہ سطریں ملاحظہ فرمائیے۔

رحمت اللہ رعد (مالک نامی پریس کان پور) کی جنتری میں ’’حیات جاوید‘‘ کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر چھپا تھا یہ غالباً ۱۹۰۰ء کی بات ہے میں کہہ نہیں سکتا کہ اس کتاب کی اشاعت کا کیسا سخت اور جان کاہ انتظار مجھ میں پیدا ہو گیا تھا۔ کم سے کم دو تین جوابی خط ہر مہینے ’’نامی پریس‘‘ کان پور کو لکھتا تھا کہ کس قدر حصہ باقی ہے۔ اس سے پہلے ’’الفاروق‘‘ کے لئے بھی میں نے اسی پریس کو خطوط لکھے تھے اور مجھے بڑی ہنسی آئی، جب برسوں کے بعد منشی رحمت اللہ نے ان خطوط کی عبارات یاد دلائی۔ ادھر کتاب کے ناشر ڈیوٹی شاپ علی گڑھ کو میں نے پیشتر سے خط لکھ دیا تھا کہ کتاب شائع ہوتے ہی میرے نام وی پی بھیج دیں۔ پھر کھٹکا ہوا کہ کہیں وہ تاجرانہ اصول پر احتیاطاً منظوری کی تجدید نہ کرنا چاہیں، اس طرح ایک ہفتے کی دیر اور ہو جائے گی۔ پھر انہیں ایک اور خط لکھا اور اس میں صراحت کر دی کہ بلا کسی اطلاع کے وی پی بھیجیں، لیکن بایں ہمہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے منیجر کو بھی میرا شوق دیکھ کر ستم ظریفی سوجھی تھی۔

ایک دن ان کا کارڈ ملا کہ ’’حیات جاوید‘‘ چھپ کر آ گئی ہے، آپ کی درخواست درج رجسٹر ہے اگر مطلوب ہو تو بھیج دی جائے۔ میں اس غم وغصہ کو کیوں کر بیان کروں جو اس دن مجھ پر طاری ہوا۔ اگر کوئی ذریعہ بھی ایسا ہوتا کہ چھ دن کی تاخیر کی جگہ ایک دن کے اندر علی گڑھ سے کتاب مجھے پہنچا دی جائے تو میں اپنے آپ کو بیچ کر بھی اسے حاصل کرتا۔ بہرحال یہ سوچ کر کہ تاخیر میں کم ازکم تین دن کی تو تخفیف ہو جائے، تار لکھوایا اور بھیج دیا۔ آخر کار چار دن کے بعد پارسل آیا، پوسٹ مین کی صورت، اس کے کاندھے کا بوجھل

تھیلا اور اس کے ہاتھ میں لٹکے ہوئے پارسل اس زمانے میں میری آنکھوں کے لئے دنیا کے سب سے زیادہ حسین منظر تھے۔ کلکتے میں چٹھی رسانوں کی یونی فارم خاکی رنگ کی ہوتی ہے، سر پر خاکی پگڑی ہوتی ہے۔ یہ مجھے خواب میں بھی نظر آتا اور اس پوشش میں کچھ عجیب کشش میرے لئے پیدا ہوگئی تھی۔ ڈاک عموماً صبح کو ملتی جس میں پارسل کی روانگی کی اطلاع ہوتی تھی۔ پارسل آیا تو اسی دوپہر کو آجاتا یا دوسرے دن، میں اپنا مطالعہ لے کر دوپہر کے وقت نیچے کے کمرے میں یا باہر ایک تخت پر بیٹھا کرتا محض اس انتظار میں کہ پوسٹ مین کے آنے پر بلا کسی ایک لمحے کی تاخیر کے اس کا استقبال کرسکوں۔ خوش قسمتی سے ''حیات جاوید'' کے لئے دوسرے دن کا انتظار نہ کرنا پڑا۔ پارسل جب ہاتھ میں آیا تو وہ وقفہ جو اس کی بندش کھولنے میں لگا اور وہ لمحہ مضطرب جو اس کی لوح کے دیکھنے کے وقت طاری ہوا، مجھے اب تک نہ صرف یاد ہے، بلکہ محسوس ہورہا ہے۔ میں نے پوسٹ مین کو روپیہ دیا اور پارسل لے کر اوپر بھاگا۔ ''حیات جاوید'' جس کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے میں نے دو شب میں ختم کر ڈالی تھی۔ یہ بھی مجھے یاد ہے کہ اپنے اس معمول کے مطابق کہ کسی نئی کتاب کے حصول پر کم از کم ایک وقت کا کھانا کھانا ضرور فراموش کردیتا تھا، اس دن میں بھی شام کا کھانا نہیں کھایا، اس خوف سے کہ اتنی دیر تک مطالعے سے محروم رہ جاؤں گا۔''

مولانا حکیم محمد عبداللہ! کتابوں کے عاشق زار

نامور طبی مصنف مولانا حکیم محمد عبداللہ کو بھی کتابوں سے عشق تھا۔ قصبہ روڑی ضلع حصار (مشرقی پنجاب) میں واقع ان کے ذاتی کتب خانے میں) دس ہزار کے لگ بھگ کتابیں موجود تھیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں یہ تمام تر ذخیرہ وہیں چھوڑ دینا پڑا۔ وہ جہانیاں ضلع ملتان میں آباد ہوگئے اور باوجود نامساعد حالات کے کتب خانے کو دوبارہ زندگی بخشنے میں کامیاب ہوگئے اور آج کل اس کتب خانے میں کتابوں کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ کچھ عرصہ ہوا مجھے خالدہ ادیب خانم کے مشہور سفر نامے inside india کے اردو ترجمہ ''اندرون ہند'' کی ضرورت محسوس ہوئی۔ موصوفہ ۱۹۳۵ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دلی کی دعوت پر برصغیر تشریف لائیں اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی مہمان ہوئیں۔ انہوں نے اپنے اس سفر کے دل چسپ تاثرات اس کتاب کی صورت میں تحریر فرمائے تھے۔ اس کتاب کا ترجمہ مولوی سید ہاشمی فرید آبادی نے کیا اور انجمن ترقی اردو دلی نے شائع کیا تھا۔ آج کل یہ نایاب ہے۔ میں نے اس کتاب کی تلاش میں پاک و ہند کے تمام مشہور و معروف کتب خانوں کو خطوط ارسال کئے۔ مگر ہر طرف سے جواب نفی میں ملا، البتہ کتب خانہ انجمن ترقی اردو ہند جامع مسجد دلی نے مجھے لکھا کہ ان کے ہاں صرف ایک نسخہ اس کتاب کا موجود ہے جسے دگنی قیمت پر طلب کیا جاسکتا ہے۔ میں نے کتاب منگالی۔ پیکٹ کھولا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی، کتاب کے سرورق پر حکیم صاحب کے دستخط موجود تھے۔ عجیب اتفاق تھا حکیم صاحب کی یہ عادت تھی کہ

وہ کتاب خریدتے ہی اس کے سرورق پر اپنے دستخط ثبت فرما دیتے تھے۔ یہ کتاب ان کے کتب خانہ کی تھی جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں کتب خانے کے تباہ و برباد ہو جانے پر ادھر ادھر ہوتی ہوئی دلی پہنچ گئی۔ میں نے یہ کتاب انہیں دکھائی تو ان پر اس واقعے کا بڑا اثر ہوا۔ وہ کچھ دیر کتاب دیکھتے رہے پھر فرمانے لگے کہ قریشی صاحب! یہ کتاب اب آپ کی ملکیت ہے، لیکن کبھی یہ میری تھی۔ یہ کہتے ہوئے فرط رقت سے ان کی آواز گلو گیر ہوگئی۔ مجھے اس کتاب کی اشد ضرورت لاحق تھی اور میں نے اسے بڑے ارمانوں کے ساتھ خریدا تھا، لیکن میں ان کو مایوس نہ کر سکا میں نے کتاب مطالعے کے بعد ان کے حوالے کر دی۔

کتابوں میں ان کے غیر معمولی تعلق اور دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ کسی نئی یا نایاب کتاب کا ذکر سنتے ہی وہ بے چین ہو جاتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ وہ کتاب جلد سے جلد ان کے کتب خانے میں پہنچ جائے۔ کچھ عرصہ ہوا اخبار ''اعتصام'' لاہور میں ''مکتبہ سلفیہ'' لاہور کی جانب سے یہ اشتہار دیا گیا تھا کہ ان کے ہاں مشہور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان مرحوم کی نایاب خود نوشت سیرت ''ابقاء المنن'' کا ایک نسخہ برائے فروخت موجود ہے۔ میں نے حکیم صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا ''فوراً تار دے دیجئے ورنہ کتاب ہاتھ سے نکل جائے گی۔'' میں نے تار دے دیا، دوسرے روز کتاب موصول ہوگئی اور اس کے ہمراہ مکتبے کی جانب سے یہ اطلاع بھی کہ آپ کا تار مل گیا، کتاب پیش خدمت ہے، ورنہ ہمارے پاس اس سلسلہ میں کئی فرمائشیں آ چکی تھیں۔

مولوی چراغ علی! کتابیں ان کا اوڑھنا بچھونا تھیں

نواب اعظم یار جنگ بہادر مولوی چراغ علی کے بارے میں مولوی عبدالحق صاحب نے لکھا ہے کہ انہیں مطالعے میں بے حد شغف تھا گویا یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا یہاں تک کہ کھانا کھاتے وقت بھی کتاب سامنے رہتی تھی اور وقتاً فوقتاً نشان کرتے جاتے تھے، انتہا یہ ہے کہ شدید ضرورت کی جگہ میں بھی کتابیں رہتی تھیں اور وہاں بھی پڑھنے سے نہیں چوکتے تھے۔ رات کو تین چار گھنٹے سے زیادہ نہیں سوتے تھے۔ آرام کرسی پر پڑھتے پڑھتے سو گئے اس کے بعد پلنگ پر جا لیٹے اور پڑھنے لگے۔ اتنے میں پھر آنکھ لگ گئی، کچھ دیر کے بعد میز پر جا کر لکھنے لگے۔ ان کی اہلیہ فرماتی تھیں کہ ''میری ایک ڈیوٹی یہ بھی تھی کہ سوتے میں ان کے سینے پر سے کتاب اٹھا کے رکھوں'' مطالعے میں انہیں محویت رہتی تھی کہ کچھ ہو جائے انہیں خبر تک نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ وہ تانگے میں سوار دورہ کر رہے تھے کہ راستے میں تانگہ ٹوٹ گیا۔ آپ اس میں پڑے پڑے کتاب کا مطالعہ کرتے رہے، لوگ گئے اور کسی دوسری جگہ سے تانگے کا انتظام کیا اور لے کر آئے تو آپ اس میں سوار ہو کر آگے بڑھے۔

خان بہادر میر ناصر علی! انہیں کتابوں سے پیار تھا

خان بہادر میر ناصر علی مدیر ''صلائے عام'' دلی کا کتب خانہ دلی کے چند گراں قدر کتب خانوں میں سے ایک تھا۔ اس میں چاروں طرف سنگین اور بلورین الماریاں لگی ہوئی تھیں جن میں سینکڑوں کی تعداد میں نادر

اور بیش قیمت نسخے اور ہزاروں عربی، فارسی انگریزی اور اردو کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ ان کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی تھیں، اس کا اندازان کے اس مکتوب سے ہوسکتا ہے کہ جوانہوں نے اپنے پوتے سید انصار ناصری سابق ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کو کبھی لکھا تھا: ’’بیٹا! میری ایک آرزو ہے کہ کتب خانہ والا مکان تکلف سے آراستہ ہوجائے اور میں دن رات وہیں پڑا رہوں۔ تم اگر ساتھ چائے پینے آجاؤ تو کیا کہنا، کھانا جب بھوک لگے پکا پکایا مل جائے اور لڑکیوں میں سے کوئی آکر کھلا جائے، کوئی نایاب کتاب نظر آئے تو مجھے اتنا مقدور ہو کہ فوراً خرید لوں، رات کو بے فکر سو جاؤں اور صبح خوش اٹھوں، دنیا کی جتنی کتابیں دل ودماغ کو خوش کرسکیں سب میرے پاس ہوں۔ جاڑے میں انگیٹھی ہو اور گرمیوں میں برف، برسات میں کمرے کے اندر بیٹھا رہوں اور وہ ٹپکتا نہ ہو۔ رات کو جلانے کے لئے خوب صورت شمع دان کی روشنی ہو اور جو کتاب مجھے پسند ہو وہ میرے سامنے ہو۔ تم اتنا سامان میرے لئے کردو تو I will die happy (میں بااطمینان جان دے دوں گا)

الحاج محمد زبیر

الحاجی محمد زبیر اپنی کتاب ’’اسلامی کتب خانے‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بادشاہوں میں اندلس کے اموی خلیفہ حکم ثانی کا ذوق مطالعہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اس کے کتب خانے کی چار لاکھ کتابوں میں سے بہت کم ایسی تھیں جن کو اس نے پڑھا نہ ہو۔ اکثر کتابوں پر اس کے لکھے ہوئے حواشی بھی موجود تھے۔ کثرت مطالعہ کے سبب آخر عمر میں خلیفہ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی، پھر بھی اس نے مطالعہ جاری رکھا۔‘‘

’’علامہ ابن رشد نے ساری عمر کتب بینی میں صرف کردی۔ اس کی عمر میں دوراتیں ایسی آئیں کہ جب وہ مطالعہ نہ کرسکا، ایک شادی کی رات اور دوسری اس کے والد کی وفات کی رات۔‘‘

’’منجم ابو معشر کے انہاک مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ اس نے خراسان سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے بغداد کا ایک کتب خانہ ’’خزانۃ الحکمت‘‘ دیکھنے کا قصد کیا، مگر وہاں پہنچ کر مطالعے میں اتنا محو ہوا کہ مکہ معظمہ جانا ہی بھول گیا۔‘‘

’’بصرے کے ایک عالم جاحظ نے تو اپنی جان ہی ذوق مطالعہ کی نذر کردی۔ وہ آخر عمر میں مفلوج ہوگیا تھا لیکن اس حالت میں بھی کتابیں اس کے چاروں طرف پھیلی رہتی تھیں اور وہ مطالعے میں منہمک رہتا تھا۔ ایک روز کتابیں جاحظ پر گر پڑیں اور وہ ان کے نیچے دب کر مر گیا۔‘‘

نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی نے اپنی کتاب ’’علماء سلف‘‘ میں امام زہری کے متعلق لکھا ہے کہ ’’وہ مطالعے میں اتنے منہمک رہتے تھے کہ دنیا ومافیہا کی خبر تک نہ رہتی تھی۔ ان کی اہلیہ کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس کے شوہر کے دل میں سوائے اس کے کسی اور کی بھی گنجائش موجود ہو، خواہ وہ کتاب ہی کیوں نہ ہوں، چنانچہ ایک روز اس نے بگڑ کر کہا ’’قسم ہے رب کعبہ کی یہ کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔ (کتابیں ہیں چمن اپنا از جناب عبدالمجید قریشی)

صدر احرار شیخ حسام الدینؒ

آغا شورش کاشمیریؒ

۲۱ رجون ۱۹۶۷ء کو چھ بجے مجلس احرار پاکستان کے صدر شیخ حسام الدین کا جب وصال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۷۱ اور ۷۲ برس کے درمیان تھی۔ مرحوم ایک زمانہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ آخر پیمانہ عمر لبریز ہوگیا۔ ۲۰ رجون کی شام کو گھر سے نکلے اپنے ایک دوست کے ہاں گئے لوٹے تو نبض کا توازن ٹوٹ رہا تھا۔ ٹھیری ہوئی بیماری نے قدم اٹھایا ایک بجے شب اعزہ میو ہسپتال میں لے گئے چھ بجے صبح دم توڑ دیا اور اس طرح قربانی وایثار، جرأت واستقامت اور حوصلہ واعتماد کا ایک باب ختم ہوگیا۔

شیخ صاحب نے جس دور میں سیاسیات کا سفر شروع کیا اس دور کو اس کا اندازہ ہی نہیں۔ کیا لوگ تھے وہ جو برطانوی استعمار کے خلاف سر پہ کفن باندھ کر نکلے تھے اور کیا زمانہ تھا کہ اس آزادی کے حصول کی نیو رکھی گئی۔ شیخ صاحب اس عظیم قافلہ کے برگزیدہ راہنماؤں کی یادگار تھے۔ ان کا وجود ان تحریکوں کا سرمایہ تھا جنہیں اس زمانے کے لوگ پہنچانتے ہی نہیں وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا دل اسلام کے لئے دھڑکتا رہا۔ اب وہ افراد رہے نہ جماعت اور نہ وہ دل ہی رہے کہ دھڑکیں! اس دور میں بہت کچھ ہے لیکن وہ لوگ نہیں جن کے پہلو میں دھڑکتا ہوا دل ہو۔ آزادی کا ولولہ ہی جاتا رہا ہے۔ پرانی قدریں بدل گئی ہیں اور ان کی جگہ جو نئی قدریں پیدا ہوئی ہیں ان کا حدود اربعہ ہی مختلف ہے۔

سوال شیخ صاحب کا نہیں یہ لوگ تو اب جا ہی رہے ہیں۔ ایک آدھ چراغ کسی گمشدہ طاق پر جل رہا ہے تو موت کی صرصر اسے بھی بجھا دے گی۔ اصل سوال اس روایت کا ہے جس ان لوگوں نے اپنے خون جگر سے پیدا کیا اور جس کے اداشناسوں سے یہ زمانہ خالی ہو چکا ہے۔ ان لوگوں کو اسلام نے پیدا کیا اور یہ لوگ اسلام کے لئے تھے جہاں تہاں اسلام کو گزند پہنچا یہ ماہی بے آب ہوگئے آج اسلام تفسیروں کی زد میں ہے۔ قیادت کا کلاہ ان لوگوں کے سر پہ بندھی ہوئی ہے جن کی سیاسی پیدائش اتفاقی اور حادثاتی ہے۔ جنہیں معلوم ہی نہیں کہ جس آزادی سے وہ متمتع ہو رہے ہیں اس کا خمیر کن لوگوں کے خون سے تیار ہوا تھا: زمانہ نیا داستانیں نئی شیخ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو جس زمانہ سے اب گزرنا پڑا حقیقۃً وہ زمانہ ان کے لئے نیا تھا اور وہ اس زمانہ کے لئے پرانے تھے۔ دونوں میں سنگم نہ ہوسکا زمانہ کی بے بصری اور ان کی تیز قدمی میں تصادم رہا۔ نتیجتاً سیاسیات کے اس بیابان میں وہ اجنبی ہوگئے۔ نئی پود کے لئے بھی وہ اجنبی ہی تھے۔ کوئی نہیں

جانتا وہ کیا تھے اوران کے لئے جنون وشوق کی وسعتیں کہاں تک تھیں۔ان کا زمانہ پہلے مرگیا انہوں نے بعد میں وفات پائی۔(تلخ نوائی میں معاف)......آزادی کے بعد اقوام وملل کے حوصلے صیقل شمشیر ہوجاتے ہیں لیکن ہمارے یہاں حوصلے دولخت ہوچکے بلکہ ان کی خاکستر اڑ رہی ہے...........لوگ شراروں سے ڈرتے اورسایوں سے بھاگتے ہیں زمانہ تھا کہ لوگ آگ میں کودتے اورکلمۃ الحق کی پشت بانی کرتے تھے۔

شیخ صاحب کا سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ بڑے ہی بہادر انسان تھے۔پندرہ بیس برس میں ان کا سارا قافلہ منتشر ہوگیا۔چودھری افضل حق بہت پہلے اللہ کو پیارے ہوگئے۔آزادی کے بعد مولانا حبیب الرحمٰنؒ بھی رخصت ہوئے۔سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بلاوا آگیا۔قاضی احسان احمد جواں مرگ ہوگئے۔

اس گئے گزرے دور میں بھی پرانا دم خم باقی تھا۔حسین شہید سہروردی کے ساتھ عوامی لیگ میں ہوگئے۔ایک دن سہروردی صاحب نے ان سے کہا:''شیخ صاحب''اسکندر میرزا(تب صدرمملکت)کو احرار کے بارے میں غلط فہمی ہے میں نے کوشش کی ہے کہ اس کا ذہن صاف ہوجائے لیکن آپ کی اس سے ملاقات مفید ہوگی۔

غرض شیخ صاحب اور ماسٹر تاج الدین انصاری اسکندر میرزا سے ملاقات کے لئے گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں گئے اسکندر میرزا اپنے صدارتی جاہ وجلال کے ساتھ برآمد ہوا اور شاہانہ بے نیازی کے ساتھ فروکش ہوگیا۔ڈاکٹر خان صاحب صوبہ کے وزیراعلیٰ ہمراہ تھے۔سہروردی نے میرزا سے کہا:''دونوں احرار رہنما،شیخ صاحب اور ماسٹر جی آئے ہیں''میرزا نے حقارت سے جواب دیا!''احرار؟ پاکستان کے غدار ہیں'' ماسٹر جی ٹھنڈی طبیعت کے مالک،کہنے لگے!غدار ہیں تو پھانسی پر کھنچوا دیجئے لیکن الزام کا ثبوت ہونا چاہئے۔اسکندر میرزا نے اسی رعونت سے جواب دیا:بس میں نے کہہ دیا ہے کہ احرار غدار ہیں۔

ماسٹر جی نے تحمل کا رشتہ نہ چھوڑا لیکن اسکندر میرزا نے سرکش گھوڑے کی طرح پٹھے پر ہاتھ ہی دھرنے نہ دیا۔وہی ژاژ خائی۔شیخ صاحب نے غصہ میں کروٹ لی۔میرزا سے پوچھا۔کیا کہا آپ نے؟ میں نے؟ جی ہاں!احرار پاکستان کے غدار ہیں میرزا نے مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔

شیخ صاحب کہاں رکتے گورنمنٹ ہاؤس،گورنر موجود،وزیراعلیٰ موجود،وزیراعظم موجود،صدر مملکت کی بارگاہ؟ فوراً جواب دیا۔احرار غدار ہیں کہ نہیں؟ اس کا فیصلہ ابھی تاریخ کرے گی۔تمہارا فیصلہ تاریخ کرچکی ہے کہ تم غدار ابن غدار ہو،تمہارے جدامجد میرجعفر نے سراج الدولہ سے غداری کی تھی،تم اسلام کے غدار ہو۔ڈاکٹر خان صاحب نے شیخ صاحب کو آغوش میں لے لیا اور اسکندر میرزا سے پشتو میں کہا......میں نے تمہیں پہلے کہا تھا ان لوگوں کے ساتھ شریفانہ لہجہ میں بولنا۔یہ بڑے بے ڈھب لوگ ہیں۔

ظاہر ہے کہ بلی ایک جھٹکے میں سپر انداز ہوجاتا ہے یکایک اس کا لب ولہجہ ہی بدل گیا؟

الحاج محمد اسعد نوشہروی ؒ کا وصال

قاری محمد اسلم نوشہرہ

والدم بزرگوار محترم محمد اسعدؒ کی وفات ۴رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۷راپریل ۲۰۲۰ء بروز پیر مغرب سے ۲۰ منٹ قبل ہوئی۔ نماز جنازہ اگلے روز ۲۸راپریل بروز منگل صبح ۹ بجے پشاور کے قریب ترناب فارم میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تلمیذ رشید حضرت مولانا عبدالحلیم دامت برکاتہم المعروف دیربابا جی شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نے پڑھائی جنازہ میں ہزاروں افراد شریک تھے جن میں اکثریت علماء کرام وطلباء عظام اور دیندار افراد کی تھی۔

والد مرحوم عرصہ دراز سے مختلف بیماریوں میں مبتلا تھے لیکن پھر بھی بہت سکون سے زندگی گزار رہے تھے وفات کے دن بھی عصر کے وقت وضو کیا اور نماز عصر پڑھی پھر بیٹھ کر ذکر واذکار میں مصروف رہے اور بڑے بیٹے حکیم محمد سلیم کے ساتھ اپنے پاؤں اور گھٹنوں کے درد اور کمزوری پر کچھ بات کی اسی دوران ۶:۳۰ بجے طبیعت خراب ہوگئی جس پر بڑے بیٹے نے آرام کرنے کے لئے کہا تو آپ نے فرمایا میں نے مغرب کی نماز پڑھنی ہے مزید طبیعت خراب ہونے پر بڑے بیٹے نے کندھوں سے پکڑ کر لٹایا تو پھر مغرب کی نماز کے لئے فرمایا، عین اسی وقت آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر کچھ خاموشی کے بعد اللہ الصمد پڑھ کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئے۔

آپ کا شجرہ نسب: محمد اسعد بن حافظ محمد علی سعید بن شیخ حبیب اللہ، شیخ حبیب اللہؒ نومسلم تھے آپ کا آبائی گاؤں گکھڑ کے مضافات میں قصبہ جلال ہے۔ لیکن ایمان لانے کے بعد آپ دو تین میل کے فاصلے پر باہو چک میں آباد ہوگئے، شیخ حبیب اللہؒ کے چار بیٹے تھے۔ (۱) شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ (۲) حضرت مولانا حافظ محمد علی سعیدؒ (۳) حضرت مولانا عزیز احمدؒ (۴) حضرت مولانا حکیم رشید احمدؒ۔

امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے حضرت لاہوریؒ کو نظارۃ المعارف دہلی کا نگران مقرر کیا تھا۔ جبکہ درمیانے دو بھائیوں کو تمام تحاریک خصوصاً تحریک ریشمی رومال میں اپنا معاون خصوصی اور پرسنل سیکرٹری مقرر کیا تھا ۱۹۱۵ء میں تحریک ریشمی رومال کے افشاں ہونے پر انگریزوں نے علماء کرام کی گرفتاریاں شروع کیں جس میں حضرت شیخ الہندؒ اور ان ساتھیوں کو حرمین شریفین سے اور حضرت لاہوریؒ کو دہلی سے گرفتار کیا جبکہ حضرت سندھیؒ اوران کے ساتھی بلوچستان کے راستے افغانستان اور پھر کابل پہنچ گئے۔

حضرت سندھیؒ کابل میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد روس ترکی اور یورپ کے سفر میں مصروف رہے۔

حافظ محمد علی سعیدؒ کو کابل میں کام پر لگایا حافظ محمد علی سعیدؒ کئی سال کابل میں رہے اور مختلف محاذوں پر کام کیا۔ پھر

آپ باجوڑ آ گئے۔ یہاں تحریک کے بڑوں سے رابطے میں رہے اور انگریز کے خلاف مختلف محاذوں پر مصروف رہے۔ یہاں آپ نے دو شادیاں کیں اس طرح والدم بزرگوار محمد اسعدؒ باجوڑ کے علاقہ سلارزئی میں پشت شہر کے مضافات چورک گاؤں میں ۱۹۳۶ء کو حافظ محمد علی سعیدؒ کے گھر پیدا ہوئے حافظ محمد علی سعیدؒ باجوڑ میں کافی عرصہ گزارنے کے بعد ۱۹۵۲ء میں پشاور کے قریب گاؤں ترناب فارم میں آباد ہو گئے اور کچھ عرصہ گزارنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں اسی گاؤں میں فوت ہوئے اور اسی گاؤں کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ اسی قبرستان میں آپ کی دو بیٹیاں ایک بڑا بیٹا محمد سعدؒ ایک بہو یعنی محمد اسعدؒ کی اہلیہ اور حال ہی میں محمد اسعدؒ کی تدفین بھی عمل میں لائی گئی۔

والد بزرگوار محمد اسعدؒ بہت خوبیوں اور صفات کے مالک تھے ہمدردی صلہ رحمی مہمان نوازی وغیرہ سے متصف تھے عام لوگوں کیلئے دل میں خیر خواہی رکھتے تھے چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا دوست واحباب ہوں۔ عقیدہ میں بھی اتنے پختہ اور حساس تھے کہ گویا اپنے اکابر علماء دیوبند کے پرتو تھے۔ آپ کچھ عرصہ لاہور میں اپنے تایا جان حضرت لاہوریؒ کے پاس رہے وقتاً فوقتاً حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے خصوصاً حضرت کے صبح کا درس قرآن بہت مشہور تھا۔ آپ درس قرآن میں مستقل شریک ہوتے تھے آپ فرماتے تھے کہ درس قرآن کے بعد حضرت مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے کمرے میں لے جاتے تھے اس طرح میں اور حضرت کمرے میں اکیلے ہوتے اور حضرت کی خدمت میں مصروف رہتا۔ اسی دوران حضرت کے ساتھ ناشتہ بھی ہوتا۔ پہلی مرتبہ جب حضرت کو ہاتھ سے دبانا شروع کیا تو حضرت نے فرمایا نہیں بیٹا پاؤں سے تو میں نے ادب کی وجہ سے ایک پاؤں سے دبانا شروع کیا تو حضرت نے فرمایا دونوں پاؤں سے تو پھر میں دونوں پاؤں سے حضرت کے بدن پر پھرتا تھا۔ ایک دفعہ درس قرآن کے بعد کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت مسلسل میری طرف دیکھ رہے تھے، جب میں نظر اٹھاتا تو حضرت کو اپنی ہی طرف دیکھتے ہوئے پاتا پھر آپ نے فرمایا تم بہت صابر ہو میں خاموش رہا، آپ نے پھر فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ نے بالترتیب تین بیٹیاں عطا کیں اور تم صبر کر رہے ہو، پھر حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بالترتیب چار بیٹے عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ آرام چین وسکون نصیب فرمائیں اور قبر کو روضة من ریاض الجنة بنادیں آمین۔

سردار جی اور شیر

۴...... ایک آدمی نے کسی سردار صاحب سے پوچھا: سردار جی! آپ جنگل میں اکیلے اور خالی ہاتھ ہوں، سامنے سے بھوکا شیر آ جائے تو آپ کیا فیصلہ کریں گے؟ سردار جی! فیصلہ میں نے نہیں بلکہ شیر نے کرنا ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیزؒ مانسہرہ

مولانا توصیف احمد

مولانا شاہ عبدالعزیزؒ ۱۹۶۷ء کو مانسہرہ جبوڑی میں مولانا سید غلام نبی شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے مدرسہ سراج العلوم جبوڑی میں حاصل کی۔جہاں آپ ناظرہ، حفظ، درس نظامی کے علوم سے مستفید ہوئے۔دورہ حدیث شریف ۱۹۸۸ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔فراغت کے بعد تدریسی زندگی کا آغاز مدرسہ سراج العلوم جبوڑی سے کیا اور مدرسہ کی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلہ کے بعد مولانا سید غلام نبی شاہ نے مدرسہ، مانسہرہ شفٹ کرلیا تو مولانا مرحوم نے اپنی تدریسی سلسلہ کو نئے قائم شدہ ادارہ میں جاری رکھا۔جبکہ خطابت کا فریضہ آپ نے ۲۰۰۳ء کے بعد جامع مسجد امیر حمزہؓ پکھوال مانسہرہ شہر میں جاری رکھا۔مولانا شاہ عبدالعزیزؒ خوش الحان اور نظریاتی خطیب تھے۔ان کی مترنم آواز و خطابت کا اپنا انداز تھا، ان کی خطابت میں لحن داؤدیؑ کا واضح پرتو تھا۔یہی وجہ تھی کہ جبوڑی اور پکھوال کے جمعہ میں اطراف واکناف سے عوام الناس ذوق وشوق سے شریک ہوتے اور مولانا کی شیریں بیانی سے قلب وجگر کو معطر کرتے۔یہی ذوق خطابت آپ کے لئے اندرون وبیرون ممالک تبلیغی اسفار کا ذریعہ بنا۔گذشتہ ۱۰ سالوں سے برطانیہ، دبئی، متحدہ عرب امارات میں وعظ نصیحت کی سعادت سے بہرہ مند ہو رہے تھے۔آپ جمعیت علماء اسلام مانسہرہ کے نائب امیر اور صوبائی شوریٰ کے ممبر تھے۔۲۰۱۸ء کے الیکشن میں متحدہ مجلس عمل کے ٹکٹ پر حلقہ pk.34 سے ایم پی اے کا الیکشن لڑا، ختم نبوت کی تحاریک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ رہے۔اپنے مدرسہ عربیہ سراج العلوم ٹھاکرہ، مانسہرہ کے لئے کوئٹہ کے سفر پر روانہ ہوئے، واپسی پر کورونا مرض کی تشخیص ہوئی ایوب میڈیکل میں داخل رہے۔لیکن اجل کی آمد نے ڈاکٹری کوششوں کی ایک نہ چلنے دی، یاد الٰہی میں سرشار وہاں چل دئیے۔دو بیٹے مولانا انظر شاہ، مولانا مظہر شاہ اور ۳ بیٹیاں آپکا صدقہ جاریہ ہیں۔۱۴ اپریل بروز منگل شب نو بجے آپ کے والد گرامی مولانا غلام نبی شاہ نے جھکی کمر، شکستہ دل، نم آنکھوں، بوجھل قدموں مگر رضا بالقدیر کا کامل ایمان کے ساتھ اپنے لخت جگر کا جنازہ پڑھایا۔مدرسہ سراج العلوم ٹھاکرہ میں آپ کی تدفین کی گئی۔

مولانا یحییٰ محسنؒ مانسہرہ

مولانا محمد یحییٰ محسنؒ نے ۲ مارچ ۱۹۴۷ء کو راج کوٹ ضلع مظفرآباد میں مولانا عبدالرحیم کے گھر آنکھ کھولی۔آپ کے والد گیرووال مینٹل ہسپتال کی جامع مسجد میں امام وخطیب رہے، جبکہ آپکے چچا جان جناب مولانا

عبدالحیؒ اپنے علاقہ کے پیر تھے۔مولانا یحیٰ محسنؒ نے قرآن مجید کی تعلیم قاری محمد یونس مرحوم سے مانسہرہ میں حاصل کی،درس نظامی کی تعلیم کا آغاز ۱۹۶۱ء میں دارالعلوم عربیہ حنفیہ پسرور ضلع سیالکوٹ سے کیا۔کچھ عرصہ مولانا سرفراز خان صفدرؒ سے بھی گوجرانوالہ میں شرف تلمذ حاصل رہا۔۱۹۶۸ء میں جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے سند فراغت وسند تجوید حاصل کی۔ بعدازفراغت ترجمہ وتفسیر مدرسہ بدرالعلوم رحیم یارخان میں اور مفتی بشیر احمد پسروریؒ سے پسرور ضلع سیالکوٹ میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔حضرت پسروریؒ کے حکم پر جامع مسجد حنفیہ قاسمیہ نارووال میں امامت وخطابت،درس وتدریس کے فرائض سرانجام دینا شروع کئے۔ایلمنٹری کالج میں بھی اسلامیات کی پوسٹ پر تدریسی سلسلہ جاری رہا۔مفتی بشیر احمد پسروریؒ نے آپکی شادی اپنی عزیزہ سے کرادی جس کی وجہ سے آپ مانسہرہ سے نارووال مقیم ہوگئے،آپکی دینی وتدریسی خدمات نصف صدی پر محیط ہیں۔۲۰۱۸ء میں اپنے بڑے فرزند مولانا زکریا کونائب امام ومنتظم جبکہ قاری عبدالقدوس کونائب خطیب مقرر کیا۔مولانا یحیٰ محسن ۶/اپریل کو کمر درد کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔آپکو نارووال کے سہارا ہسپتال میں داخل کیا گیا۔۶ دن نارووال ،لاہور علاج چلتا رہا۔ڈاکٹروں نے بیماری کو زبردستی کرونا قرار دیا اور سب گھر والوں کو قرنطینہ میں داخل کردیا۔مولانا یحیٰ محسن نے ۷۳سال کی بہاریں دیکھ کر۱۲/اپریل کو جان جان آفرین کے سپرد کردی۔آپکے فرزند اکبر مولانا زکریا نے نماز جنازہ پڑھائی۔وصیت کے مطابق مسجد کے قریب تدفین کی گئی۔چار صاحبزادے حفاظ وقراء،تین صاحبزادیاں عالمہ ہیں۔جو مولانا مرحوم کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔

حاجی طارق محمودؒ مانسہرہ

حاجی طارق محمودؒ ۱۸/اپریل ۱۹۵۲ء کو حاجی محمد مسکین کے گھر گنڈہ مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔عصری تعلیم میٹرک تک گورنمنٹ ہائی اسکول چٹی ڈیری میں حاصل کی،گھریلو ماحول تبلیغی جماعت سے منسلک تھا،آپ بھی ۱۹ سال کی عمر سے تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے۔دعوت وتبلیغ کے کام کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنایا۔حاجی عبدالوھابؒ،مولانا ظاہر شاہؒ سے عقیدت کا تعلق تھا۔چار مرتبہ حاجی عبدالوہابؒ کے ساتھ حج کیا۔دو مرتبہ انڈیا،البانیہ،چائنا،بنگلہ دیش،ملائشیا،اٹلی،اردن،برازیل،ساؤتھ افریقہ،شارجہ،صومالیہ،سوڈان،تھائی لینڈ،انڈونیشیا،فلپائین میں تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگایا۔آپؒ مانسہرہ تبلیغی مرکز کے امیر تھے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔متعدد بار حضرت خواجہ صاحب کے ساتھ سفر اور میزبانی کا اعزاز حاصل کیا۔حضرت خواجہ صاحب سے تعلق کی برکت تھی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دل وجان سے فدا تھے۔مانسہرہ کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت اور سرپرستی فرمایا کرتے تھے۔علماء کرام کی بہت تعظیم وتکریم کرتے۔اپنی اولاد اور متعلقین کو علماء کے احترام کا درس دیتے تھے۔تبلیغی جماعت کے ساتھ

چلّہ لگا رہے تھے، طبیعت خراب ہوئی گھر لایا گیا۔ ہسپتال داخل ہونے سے قبل عزیز وا قارب سے معافی تلافی کی۔ ایوب میڈیکل ایبٹ آباد داخل ہوئے۔ آخری دن تمام ڈاکٹروں کو جمع کر کے دین کی دعوت دی۔ موت سے قبل کلمہ کا ورد شروع کیا۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر جمع ہوگئے۔ جس زبان سے خالق سے سب کچھ ہونے کے یقین کو پوری زندگی، پوری دنیا میں بیان کرتے رہے آج اسی خالق حقیقی سے جا ملے۔ الحمدللہ ۲ بیٹے حافظ قرآن جن میں ایک عالم جبکہ ۵ بیٹیاں عالمات ہیں۔ ہر ایک مدرسہ البنات کا نظم چلا رہی ہیں، یقیناً یہ اولاد اور مدارس آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔ ۱۲، اپریل ۲۰۲۰ء اتوار شام ۴ بجے انتقال ہوا۔ ان کی موت کو زبردستی کرونا کی موت قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ جس کی وجہ سے کافی تگ و دو اور مولانا مفتی کفایت اللہ کی جدوجہد سے ڈیتھ باڈی سات گھنٹے بعد رات گیارہ بجے دی گئی۔ رات کی تاریکی میں کرفیو کی وجہ سے تبلیغی مرکز میں تین بار جنازہ ادا کیا گیا، پہلی بار مرحوم کے فرزند مولانا محمد عمیر، دوسری بار مرکز کے عالم دین اور تیسری بار مولانا مفتی کفایت اللہ مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام نے جنازہ پڑھایا۔ تبلیغی مرکز کے ملکیتی قبرستان کے احاطہ میں تدفین کی گئی۔

فیصلہ مقدمہ بہاول پور کے جدید ایڈیشن کی اشاعت

۷ر فروری ۱۹۳۵ء کو بہاول پور کی عدالت سے مشہور عالم فیصلہ ہوا کہ قادیانی کافر ہیں۔ ان سے کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں۔ یہ فیصلہ بارہا شائع ہوا۔ اس میں شامل علماء کرام کے بیانات بھی شائع ہوئے۔ لیکن مکمل فیصلہ ۱۹۸۸ء میں پہلی بار تین جلدوں میں شائع ہوا۔ یہ بہت بڑا کارنامہ تھا کہ مقدمہ کی پوری مسل شائع کر دی گئی۔ اسی کا ایڈیشن دوسری بار بھی شائع ہوا۔ عرصہ سے یہ فیصلہ مارکیٹ میں نایاب تھا۔ نیز یہ کہ اس کی اشاعتوں میں قادیانی کتب کے قدیم حوالہ جات تھے۔ موجودہ قادیانی کتب کے جدید ایڈیشنوں میں ان حوالہ جات کو تلاش کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ نیز یہ کہ مقدمہ کے تمام ایڈیشن لیتھو پر شائع ہوئے۔ ضرورت تھی کہ اب اسے جدید حوالہ جات کی تخریج و تحقیق کے ساتھ کمپیوٹر پر شائع کیا جائے۔ رفقاء کرام کے لئے یہ امر ہزار خوشیوں کا موجب ہوگا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جدید ایڈیشن کمپیوٹرائزڈ جدید حوالہ جات کی تحقیق و تخریج کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ کمپوزنگ مکمل ہوگئی۔ پروف ریڈنگ جاری ہے۔ اگلے شمارہ میں مزید اعلان کا انتظار فرمائیے۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن ثانی ...... مرکزی ناظم نشریات ملتان

ایک خاموش مجاہد ختم نبوت ...... جناب سلیم جانؒ

قاری محمد طارق ڈیروی

ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک مجاہد ختم نبوت اور مشہور شخصیت (جسٹس ریٹائرڈ) سلیم جان خان ایڈووکیٹ جودل کے مریض تھے چندروز کی علالت کے بعد ۵/مئی ۲۰۲۰ء بروز منگل اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم ایک سچے عاشق رسول ﷺ اور مجاہد ختم نبوت تھے۔ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر ہوتا تو آبدیدہ ہوجاتے تھے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے دیوانے تھے، مجلس احرار اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے ساتھ ان کا خصوصی قلبی تعلق تھا۔ ختم نبوت کی ہر تحریک میں پیش پیش اور اکابرین علماء ڈیرہ کے شانہ بشانہ ہوتے تھے۔ اب بھی ڈیرہ میں قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے گرفتار ہونے والے قادیانی کے کیس میں ختم نبوت کی طرف سے سینئر وکیل تھے اور اس میں بڑے پر عزم تھے۔ آخری وقت تک ان کی زبان پر عقیدہ ختم نبوت کے لئے قانونی جنگ لڑنے کا عزم واظہار تھا۔ وفات سے چندروز پہلے حضرت مولانا اللہ وسایا کی خدمات کو سراہتے ہوئے ساتھیوں کو ان کے لئے سلام ومبارک باد کا پیغام دیا۔ آخری دنوں میں (بحالت صحت) ہمارے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات میں ایک عجیب ایمانی وجد وجذبات کی کیفیت ہوتی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ ان کے اس اندوہناک غم میں برابر کی شریک ہے۔ اور اپنے لئے ان کی رحلت کو ایک بہترین قانونی ماہر اور مخلص ومشفق سرپرست سے محرومی کا باعث سمجھتی ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے فرزندان اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو اپنی رحمت سے پر فرمائے۔ آمین!

مولانا محمد فیصل عمران اشرفی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میاں چنوں کے امیر حضرت مولانا محمد فیصل عمران اشرفی کے والد گرامی حاجی محمد شریف جالندھری ۲۸/مارچ کو دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم اجلی سیرت وصورت کے مالک، بااخلاق وباکردار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، سنت نبوی کے مطابق زندگی گزارنے والے انسان تھے۔ آپ کے جنازہ میں دینی، سیاسی وسماجی شخصیات سمیت طلباء وعلماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا فیصل عمران اشرفی کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اشرفی اور دیگر لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

اقوام متحدہ (جنرل اسمبلی) کے نام

ایڈووکیٹ منظور احمد میو راجپوت

“laLiberte de ConscienceCoordination des Associations et des Particuliers pour”

کی تحریر کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اعتراضات جمع کرائے گئے۔ مذکورہ بالا ایک غیر سرکاری تنظیم ہے، جس کے پاس انسانی حقوق کی حفاظت سے متعلق ایک خاص مشاورتی درجہ ہے۔ان کی تحریر کا ریفرنس نمبر ’’اے/ایچ آر سی/این جی او‘ بتاریخ چھبیس جون ہے۔

(Reference No.A/HRC/41/NGO/153-26 June 2019)

اپنی تحریر بتاریخ چھبیس جون، ریفرنس نمبر’’اے/ایچ آر سی/این جی او‘ سے رجوع کریں، جو اقتصادی اور سماجی کونسل سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے متعلق جاری کی گئی۔ ہمارے اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں:

۱...... آپ نے اپنی تحریر میں ’’مسلم احمدیہ برادری‘‘ کے الفاظ استعمال کئے ہیں، جو کہ ہر اعتبار سے ایک نامناسب بات اور نامناسب الفاظ ہیں، کیونکہ آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل (۲۶۰۔۳) میں مسلمان اور غیر مسلم کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے: ’’مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں، جو اللہ رب العزت کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا ہو، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت والی صفت کو مکمل جانتا ہو اور اس پر کامل اور پختہ ایمان رکھتا ہو، جو اللہ کے آخری نبی ہیں، اور کسی بھی ایسے شخص پر ایمان نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس کا اقرار کرتا ہے، بحیثیت نبی یا مجدد کے، جو اپنے آپ کو محمد ﷺ کے بعد نبی مانتا ہو، اس بات کے ہر ممکن مطلب کے مطابق‘‘ اور ’’غیر مسلم اس شخص کو کہتے ہیں جو مسلمان نہ ہو، جس میں شامل ہیں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ مت یا پارسی برادری، کوئی شخص جس کا تعلق قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے ہو، جو اپنے آپ کو احمدی یا پھر کسی اور نام سے پکارتے ہوں، یا بہائی، یا کوئی ایسا بندہ جو ہندو برادری کی خصوصی (نچلے طبقہ کی) ذات سے تعلق رکھتا ہو‘‘ لہٰذا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے، بلکہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے، جبکہ انہوں نے اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت طبقے یا اقلیت گروپ اندراج نہیں کروایا، لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین نے واضح طور پر احمدیوں کو ایک اقلیت کی حیثیت دی ہے۔

۲...... یہ کہ سن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۰ء میں پاکستان میں دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہوئے اور ان دو سالوں میں ۲۴۵ دہشتگرد حملے ہوئے۔ان میں سے ۷۵ حملے ملک بھر میں دینی اور مقدس جگہوں پر ہوئے، اور

ان میں سے بھی صرف ۱۲ مقدس مقامات لاہور میں تھے، جن میں سے صرف ایک جگہ احمدیوں کی تھی، جس میں ۸۶ لوگ جاں بحق ہوئے، باقی سب مساجد تھیں، جن میں ۲۱۰ سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے۔ ان سارے حملوں کی ذمہ داری تحریک طالبان پنجاب نے لی، لہٰذا یہ حملے احمدیوں یا قادیانیوں سے کوئی ذاتی دشمنی کا ثبوت نہیں پیش کرتے۔

۳...... یہ کہ ان احمدیوں کے متعلق جنہوں نے ملک سے فرار اختیار کیا، کوئی وضاحت پیش نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی اطلاع دی گئی، اور اب دوسرے ممالک میں پانچ، چھ سال سے مہاجر کی حیثیت سے رہ رہے ہیں اور نہ ہی ان ممالک یا ریاستوں سے کوئی وضاحت یا اطلاع آئی ہے کہ فلاں احمدی ہمارے ہاں مہاجر کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔

۴...... یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء، جس میں احمدیوں کو ایک اقلیت کہا گیا، حالانکہ احمدیوں نے اس طرح سے اپنا اندراج بھی نہیں کروایا، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ احمدی آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کی مستقل اور بہت عرصے سے خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پاکستان کی قابل احترام سپریم کورٹ، آئینی بنچ، نے احمدیوں کو اس خلاف ورزی سے آگاہ کیا ہے اور احمدی/قادیانی اور لاہوری گروپ کو سپریم کورٹ نے آرڈر دیا ہے کہ وہ بمطابق آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنا اقلیت کی حیثیت سے اندراج کروائیں۔

۵...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۳۶ اس بات کو وضاحت سے پیش کرتا ہے کہ ''ریاست اقلیتوں کے قانونی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرے گی، بشمول ان کی صوبائی اور وفاقی سروسز میں نمائندگی کے''۔ لہٰذا پاکستان نے ہر اس شخص کو بڑی وضاحت سے اس کا حق دیا ہے، جس نے اپنے آپ کو پاکستان میں بحیثیت اقلیت اندراج کروایا ہے، لیکن احمدی/قادیانی مستقل پاکستان کی قابل احترام عدالت سپریم کورٹ کے احکامات کا انکار کر رہے ہیں۔

۶...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین آرٹیکل ۳۶ اقلیتوں کے حقوق کو مزید بڑھاتے ہوئے، ان کے حقوق کو اسلام کے اصولوں کے مطابق لاگو کرتا ہے، جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہیں۔ یہ چیز ان کے حقوق کو ایک موثر اور اطمینان بخش طریقے سے یقینی بناتی ہے، کیونکہ دنیا کا کوئی بھی قانونی نظام قرآن اور حدیث سے بہتر نہیں ہے، اور اس بات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی قانون بھی قرآن وحدیث کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

۷...... پاکستانی حکومت نے آرٹیکل ۳۶ میں مزید ترمیم کی ہے، جس کے تحت اقلیتوں کے لئے سیٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے، تاکہ ان کے حقوق کی مزید حفاظت کی جا سکے، لہٰذا آرٹیکل ''۳۶[۲]'' کے تحت لوکل کونسل

الیکشن کے لئے اہلیت صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ سب کے لئے ہے۔‘‘اسی لئے یہ ترمیم ایک اسلامی ریاست میں، جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے نافذ کی گئی ہے، ورنہ الیکشن میں منتخب ہونے کا ان کو موقع کبھی بھی نہ ملتا۔ یہ سارا قانون اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۳۶ کس قدر اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے، لیکن پھر بھی احمدی اپنا ایک اقلیت کی حیثیت سے اندراج نہیں کرواتے۔

۸…… اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۲۰ اس بات کی وضاحت کرتا ہے، کہ اقلیتوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی اور عبادت گاہوں کو قائم اور برقرار رکھنے کی اجازت ہے۔ آرٹیکل ۲۰ کے تحت: ’’ہر فرد کے پاس حق ہوگا کے وہ اپنے دین پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے‘‘’’ہر قسم کے فرقے کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ اپنی عبادت گاہ بنائے اور اس کو چلائے‘‘

۹…… اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۲۰ اس بات کی وضاحت کرتا ہے، کہ اقلیتوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی اور عبادت گاہوں کو چلانے اور برقرار رکھنے کی اجازت ہے۔ اور مزید یہ آرٹیکل ۲۰ احمدیوں کی دینی آزادی کے بارے میں خصوصی طور پر سائنو پسکشن (۴۔۴/۲) میں وضاحت کرتا ہے کہ’’کسی لحاظ سے بھی (پاکستان کی) قانون سازی، احمدیوں کی دینی آزادی پر اثر انداز نہیں ہوتی، کیونکہ یہ قانون احمدیوں کو صرف ان صفاتی الفاظ کو استعمال سے منع کرتا ہے، جس سے ان کی کوئی دینی مناسبت نہ ہو، لیکن وہ اپنی پسند کے اور دیگر صفاتی الفاظ و اصطلاحات بنا سکتے ہیں۔ دوسری اقلیتوں کی طرح احمدیوں کو بھی اپنے دین پر چلنے کی کھلی اجازت ہے اور یہ حق ان سے کسی بھی قانون یا ایگزیکٹو آرڈر کے تحت نہیں لیا جاسکتا۔ لیکن احمدی اس بات کے پابند ہیں، کہ وہ آئین اور قانون کی اطاعت کریں، اور کسی دین بشمول اسلام کی مقدس اور متقی ہستیوں کی شان میں گستاخانہ اور بدنام کرنے والے الفاظ نہ استعمال کریں، نہ ہی وہ مخصوص اسلامی الفاظ یا القاب یا عنوانات اسلامی استعمال کریں، اور مزید وہ خصوصی الفاظ جیسے مسجد بھی نہ استعمال کریں اور نہ ہی اذان دیں، تاکہ مسلمانوں کی ایذا رسانی نہ ہو، اور لوگ دین کے اعتبار سے گمراہ نہ ہوں، نہ دھوکہ میں پڑ جائیں‘‘۔

۱۰…… پاکستان میں قادیانی، مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اس حوالے سے انہوں نے پاکستان کی پینل کوڈ ۱۸۶۰ (ایس ۲۹۸۔بی اور ۲۹۸سی) کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے مطابق’’کوئی برادری، چاہے وہ کتنی ہی منظم، امیر اور معاشرے میں بااثر کیوں نہ ہو، اس کو اجازت نہیں کہ دوسرے کے دین اور حقوق سے اس کو گمراہ کرے، اس کی جائیداد پر قبضہ کرے، یا پھر جان بوجھ کر اور جانتے ہوئے ایسے کام کرے یا ایسے اقدام کرے، جن سے قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو‘‘۔

۱۱...... پاکستان میں احمدی، مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اس حوالے سے انہوں نے واضح طور پر ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس ۲۰ (یو/ ایس ۲۹۸ ترمیم شدہ سیکشن ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی، پی پی سی ۱۸۶۰) کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے مطابق ''کسی کا قادیانیوں کے لئے کوئی دعویٰ کرنا، یا قادیانیوں کے لئے کوئی پیش گوئی کرنا یا اپنے آپ کو جھوٹ سے قادیانی ظاہر کرنا، یا قادیانیوں کی نمائندگی کرنا، بغیر قادیانیوں کے دین کی حقیقت کو اعلانیہ بیان کئے ہوئے، تو ایسا کرنا نا صرف قانون کی خلاف ورزی ہے، بلکہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے''۔

۱۲...... قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان نے اور ہائی کورٹ نے بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کے نقاط کی وضاحت کی ہے، جو کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے متعلق ہے، اور یہ کہا ہے کہ اب تک نہ صرف احمدی/قادیانی آرٹیکل ۲۶۰ [۳] کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، بلکہ اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت اندراج نہ کروا کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کی بھی مستقل خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

۱۳...... قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان اور ہائیکورٹ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۰ کے سیکشنز ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی سے متعلق، کسی قسم کا ردعمل اختیار کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ ان سیکشنز کے تحت ''دینی آزادی کی وجہ سے قانون کی خلاف ورزی کی، یا عوامی امن وسکون کو خراب کرنے کی اجازت نہیں ہے''، اور مزید یہ کہ ''دین پر چلنے کی آزادی کا اصول یہ ہے کہ ریاست کسی کو بھی، اپنے دینی حقوق کو حاصل کرنے میں، کسی دوسرے شخص کے حقوق کو پامال کرنے کی یا اس کے حقوق کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتی، اور یہ بھی کہ کسی شخص کو (اپنے دین کے علاوہ) کسی دوسرے کے دین کی توہین، بے عزتی یا خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں ہے، خصوصی طور پر اگر یہ عمل ملکی امن وامان کے خلاف ہو''۔

۱۴...... پاکستان نے ہمیشہ اقلیتوں کی ان کے اپنے رہائشی علاقوں میں ان کے حقوق کی حفاظت کی ہے، اور ہمیشہ قانون کی پابندی کی ہے، اور کبھی بھی پاکستان کا کسی اقلیت پر، جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اندراج شدہ ہیں، توہین رسالت کا کوئی بھی جھوٹا الزام لگانے کا جرم ثابت نہیں ہوا۔

۱۵...... جب سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء رو بہ عمل میں آیا ہے، اس وقت سے کسی بھی اقلیت کی طرف سے، ان کی حفاظت سے متعلق، کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور اسی لئے احمدیوں/قادیانیوں نے کبھی بھی اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی، کیونکہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے دین اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانے میں ملوث رہے ہیں اور اس بات کا قابل احترام سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے پورے پاکستان میں نوٹس لیا ہے۔

۱۶...... احمدیوں کے اپنے نظریہ کے مطابق، اور سیکشنز ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی کی روشنی میں، یہ بات تو واضح ہے کہ احمدی لوگ اور ان کے علاوہ مسلمان کہلانے والی امت مسلمہ، دونوں ایک وقت میں مسلمان نہیں ہو سکتے، اگر ان میں سے ایک جماعت مسلم ہے تو پھر دوسری نہیں ہو سکتی، اس کے برعکس احمدی اپنے آپ کو پاکستان میں مسلمان کی حیثیت دلوانے کی مستقل کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا یہ عمل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے مطابق نہیں ہے، جس میں ان کو ایک غیر مسلم/ اقلیت قرار دیا گیا ہے، لہٰذا بغیر کسی پروپیگنڈا کے، مسلمانوں کی بنیادی اور بڑی جماعت کو ہی مسلمان کہا جائے گا، کیونکہ وہ مسلمان لفظ کی تعریف پر پورا اترتے ہیں، پاکستان میں بھی اور باقی دنیا میں بھی۔

۱۷...... احمدیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے آپ کو منفرد کیا جائے، اور اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دلوایا جائے جو دوسری سب قوموں سے مختلف اور نمایاں ہو۔ ایک دینی گروہ کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی مخالفت کی ہے، اور اس کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو، بلکہ انہوں نے حقیقت میں ساری مسلم امت کو کافر قرار دیا ہے، لیکن ایک اقلیت ہونے کی وجہ سے وہ اپنا یہ دعویٰ مسلط نہیں کر سکے۔

۱۸...... احمدیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے، کہ اپنے آپ کو دینی اور سماجی اعتبار سے ایک منفرد مقام دیا جائے، وہ اپنا مقصد حاصل کرنے پر خوش ہوتے، خصوصی طور پر اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین یہ حق ان کو قانونی طور پر دیتا۔ ان کی سب سے بڑی مایوسی یہی ہے کہ یہ قانونی طور پر ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کا لیبل نہ لگوا سکے، لہٰذا وہ شاید اسی لئے مایوس ہیں کہ اب وہ کامیاب طریقہ سے اپنا کام نہیں کر پا رہے، یعنی کہ کم علم رکھنے والے مسلمانوں کو دعوت دے کر قادیانی بنانا۔

۱۹...... احمدی لوگ، پاکستان اور دنیا بھر میں، مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کے لئے پروپیگنڈا کر رہے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ اپنی ریاستوں کو چھوڑ دو اور ہمارے پاس آ جاؤ، جب کہ اس عمل سے تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی جہاں کہیں بھی رہتے ہیں، اس جگہ پر اپنا ہی ایک گروپ اور اپنی منفرد سوسائٹی بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ جس طرح سے وہ چاہیں، ان کو دینی لحاظ سے استقامت مل سکے، لہٰذا پاکستان میں ان کے اس گمراہ کن ردعمل کا قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان نے اور ہائی کورٹ نے پاکستان بھر میں صحیح طرح سے نوٹس لیا، اور اسی لئے قادیانی پاکستان میں اپنے دینی پروپیگنڈا کو کم کرنے اور چھپ کر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

۲۰...... جب احمدیوں نے یہ دیکھا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو رہے، انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے نئی سرزمینیں ڈھونڈنا شروع کر دیں، لیکن مسلمانوں نے، چاہے پاکستان کے رہائشی ہوں یا بیرون ممالک کے، ہمیشہ اپنے دین کی بقاء کے لئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں، اور اسی لئے پاکستان کے

مسلمانوں نے ہمیشہ سے دوسرے ملکوں میں آباد مسلمانوں کو اس فتنے اور پروپیگنڈا سے آگاہ کیا ہے۔

۲۱...... جب احمدیوں نے دیکھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو رہے ہیں، انہوں نے ہر جگہ یہ بات پھیلانا شروع کر دی کہ پاکستان نے ان کو حقوق نہیں دیئے، لہٰذا جو قرارداد احمدیوں نے آپ کی اسمبلی میں پیش کی ہے، اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کیا جائے۔

۲۲...... ایک بہت اہم نکتہ آپ کی معزز اسمبلی میں نوٹ ہونا چاہیے کہ ماضی میں یا حال میں، احمدیوں نے مسلمانوں کے علاوہ کسی قوم کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش نہیں کی، کسی اور دینی مذہب نے اس کی آج تک شکایت نہیں کی کہ احمدیوں نے ان کو دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے برعکس احمدی ہمیشہ مسلمانوں کو ہی گمراہ کرتے پائے گئے ہیں۔

۲۳...... ہمارا یہ اعتراض اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ احمدی اس چیز کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی طرح سے مسلمانوں کی ظاہری علامتوں کو برقرار رکھیں اور اپنے مشکوک مذہب اور مؤقف کو اسلام کا لیبل لگوا دیں، اور اس معاملے میں ان کا ہمارے مؤقف سے انحراف قابل فہم ہے، جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ان کی قرارداد کی راہ میں رکاوٹ ہے، کیونکہ ہمارا یہ اعتراض آئین کی تائید کرتا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے، کسی کا قادیانیوں کے لئے کوئی دعویٰ کرنا، یا قادیانیوں کے لئے پیش گوئی کرنا، یا اپنے آپ کو جھوٹ سے قادیانی ظاہر کرنا، یا قادیانیوں کی نمائندگی کرنا، بغیر قادیانیوں کے دین کی حقیقت کو اعلانیہ بیان کئے ہوئے، تو ایسا کرنا نہ صرف ہمارے اس اعتراض کی خلاف ورزی ہے، بلکہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس طرح کے واقعات پہلے بھی رونما ہو چکے ہیں اور دوبارہ بھی ہو سکتے ہیں، اور ماضی کی طرح امن و امان کی صورتحال خراب ہونے کا بھی ذریعہ بن سکتے ہیں۔

۲۴...... پاکستان اس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ، احمدیوں/قادیانیوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی، اگر وہ اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ: ''وہ اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت اندراج کروائیں گے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ آرٹیکل ۲۰[بی] آرٹیکل ۲۰ سائنوپسس سکشن ۴ (۴-۲)، آرٹیکل ۳۶ آرٹیکل ۳۶[۲] اور آرٹیکل ۲۶۰ (۳) پر عمل کریں گے''۔ ''وہ مسلمانوں کو ان کے دین سے گمراہ کرنا چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کے دین، اور احمدیوں کی اپنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۰ سائنوپسس سیکشن ۴ (۴-۲) کی خلاف ورزی، کے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلانا چھوڑ دیں گے۔ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶، ۳۶[۲] اور ۲۶۰[۳] اور پی پی سی ۱۹۸۰ء کے سیکشنز ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کی آئندہ خلاف ورزی نہیں کریں گے، اور کوئی اور ایسی خلاف ورزی نہیں کریں گے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے خلاف ہو۔

وفاقی مذہبی امور کے نام دو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مولانا نورالحق صاحب قادری وفاقی وزیر مذہبی امور اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

حالیہ حکومتی فیصلہ کی رو سے اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔

جب سے قادیانیوں کو آئین میں غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے، قادیانیوں نے کبھی آئین کی اس شق کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ برابر دستور پاکستان اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کا انکار کرکے باغی کا کردار ادا کررہے ہیں۔ کیا اقلیتی کمیشن میں ان کو شامل کرنے سے قبل ان سے تسلیم کرالیا گیا ہے کہ وہ دستور پاکستان اور پارلیمنٹ کے فیصلہ کے مطابق اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو جو کام آج تک نہیں ہوا، موجودہ حکومت وہ کام کرکے قادیانیوں کو کیوں پرموٹ کررہی ہے۔ اس حکومتی فیصلہ پر آپ نظر ثانی کریں پہلے حج فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ اڑادیا گیا۔ اب آئین کے منکر اور باغی گروہ کو کمیشن میں شامل کرنا تشویش کا باعث ہے۔ اس سے گنجائش نکالی جارہی ہے کہ انہیں حکومتی علماء بورڈ، امن کمیٹیوں، مکالمہ بین المذاہب میں آئین کے منکر ہوتے ہوئے بھی شامل کرلیا جائے۔ حکومت کا یہ اقدام قادیانیوں کو سیڑھی مہیا کرنے کے مترادف ہے جب تک وہ اپنی آئینی حیثیت غیرمسلم کو تسلیم نہ کریں انہیں کسی حکومتی ادارہ یا کمیشن یا کمیٹی میں شامل کرنا، آئین شکن گروہ کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ ریاست مدینہ کی مدعی حکومت سے درخواست ہے کہ قادیانی اپنی آئینی حیثیت مان کر بطور غیرمسلم کے کمیشن میں آنا چاہتے ہیں تو ہم خیرمقدم کریں گے۔

جب تک قادیانی اپنی غیرمسلم آئینی حیثیت تسلیم نہیں کرتے انہیں کسی کمیشن میں شریک کرنا بدترین قادیانیت نوازی ہے ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔ ۲۹/اپریل ۲۰۲۰ء...... (مولانا) اللہ وسایا

محترمی عالی جناب پیر نورالحق صاحب قادری دامت برکاتہم وفاقی وزیر مذہبی امور اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

مبارک ہو کہ آپ نے وفاقی کمیشن میں قادیانیوں کی عدم شمولیت کے مسئلہ کو نتیجہ خیز منزل تک پہنچا دیا۔ امید ہے کہ نظر رکھی جائے گی کہ آئندہ اس طرح کے ہیجان خیز مسائل پیدا ہی نہ ہو پائیں۔ حق تعالیٰ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔

آج کی مجلس میں ایک اہم امر کی بابت آپ کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے وہ یہ کہ:
روزنامہ اسلام ۲ رمئی ۲۰۲۰ء کے اداراتی صفحہ پر جناب پروفیسر عبدالواحد سجاد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے آخر پر انہوں نے لکھا ہے'' کہ ۱۱رجنوری ۲۰۱۹ء میں ۲۰۱۸ء کے قومی سیرت کانفرنس کے مقالہ جات پر مشتمل ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے نام سے شائع ہونے والی کتاب کی تقسیم کو روک دیا۔ اس میں قادیانیوں اور بہائیوں کو مماثل قرار دیا گیا تھا۔ اور پابندی کے باوجود پاکستان میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کی نشان دہی کی گئی تھی۔ وزیر موصوف نے یہ کن لوگوں کے دباؤ پر کیا''
ہماری معلومات کے مطابق اتنا تو درست ہے کہ کتاب چھپ گئی، لیکن تقسیم روک دی گئی۔ یوں لاکھوں کا قومی بجٹ ضائع ہو رہا ہے۔ نیز وہ کون سی طاقت ہے جو وزارت مذہبی امور کو ایسے اقدام کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس کی انکوائری ہونی چاہیئے اور کتاب کی تقسیم کی اجازت ملنی چاہیئے۔ آپ اس پر توجہ فرما کر شکایت کو دور کر کے شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔

والسلام...... مولانا اللہ وسایا...... ۶ مئی ۲۰۲۰ء

لولاک کا گزشتہ شمارہ اپریل و مئی کا شمارہ تھا

ماہنامہ لولاک ملتان سے اس کی اشاعت کا چوبیسواں سال چل رہا ہے۔ قارئین لولاک! یہ جان کر خوشی محسوس کریں گے کہ ۲۳ سالہ دور اشاعت میں ماہنامہ کی ایک اشاعت کا بھی ناغہ نہیں ہوا۔ یہ ریکارڈ ہے اور باعث مسرت کہ حق تعالیٰ شانہ عزوجل نے اس توفیق سے سرفراز فرمایا کہ ہم نے اس اشاعت کا کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ البتہ یہ بھی ریکارڈ ہے کہ اس کے دو وقیع ہزار ہزار صفحات سے بھی زائد کے دو نمبر، شیخ المشائخ اور حکیم العصر شائع کئے۔ جن مہینوں میں یہ نمبر شائع ہوئے ان مہینوں کی بھی معمولی اشاعتوں کا ناغہ نہیں کیا۔ البتہ ان نمبروں کو بطور ضمیمہ ماہ...... کے طور پر شائع کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی حکمت ہوتی ہے۔ مارچ ۲۰۲۰ء کے اوائل میں اپریل کا شمارہ مرتب کر کے پریس بھجوا دیا کہ مارچ کے آخر میں کورانا کے باعث لاک ڈاؤن ہو گیا جب اپریل کا شمارہ چھپ کر آیا تو مئی کا آغاز ہونے کے قریب تھا۔ اس لئے مجبوراً اپریل کے پرچہ کو اپریل، مئی کا پرچہ قرار دے کر مئی کے پرچہ کا ناغہ کرنا پڑا۔ اب جون کا پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعا فرمائیں کہ اعتدال کے ساتھ تمام نیکی کے کاموں میں اللہ رب العزت تسلسل ودوام کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ قارئین سے اس تعاون پر شکریہ بھی ادا کرنا ہم پر لازم آتا ہے تاکہ سند رہے۔ (ادارہ)

ختم نبوت کا کام روز قیامت شفاعت محمدی کا حصول

مولانا مفتی محمد معاذ چکوال

انیسویں صدی کے آخر میں بے شمار فتنوں کے ساتھ ایک بہت بڑا فتنہ خود ساختہ جعلی نبوت قادیانیت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس فتنہ کی سرپرست ومحافظ برصغیر میں انگریز حکومت تھی۔ انگریزوں نے اپنے اس خود کاشتہ پودے کی خوب آبیاری کی اس فتنہ کا بڑا مقصد مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد کو ختم کرنا تھا۔

بقول حضرت علامہ اقبالؒ

نام نہاد مولویوں سے جہاد کے خلاف فتوے لئے گئے جب نام نہاد فتوؤں سے بھی مقصد پوری طرح حاصل نہ ہوسکا تو سوچا انکار جہاد کی بنیاد کیوں نہ نام نہاد وحی پر رکھی جائے۔ جب کوئی وحی کے زور پر جہاد کو منسوخ کرے گا تو جہاد منسوخ ہو جائے گا اور شیطانیت محفوظ ہو جائے گی۔ انگریزوں نے نبوت کے جعلی مدعی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے امیدواروں سے ڈی بی آفس سیالکوٹ میں باقاعدہ چناؤ ہوا، جس میں غلام احمد قادیانی کامیاب ٹھہرا اور ان تیس (۳۰) مردود، ملعون افراد کی لسٹ میں شامل ہوگیا، جنہیں الصادق الامین ﷺ نے کذاب اور دجال کا لقب دیا اور انگریز حکومت کی سرپرستی وحفاظت میں رہتے ہوئے اپنے کفریہ عقائد کا پرچار شروع کردیا اور آج بھی اس کے باطل عقائد کے پیروکار جن کو قادیانی، احمدی، لاہوری گروپ اور مرزائی کہتے ہیں نے فتنہ قادیانیت سے لاعلم سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے زہر آلود کفریہ عقائد کے انجکشن لگانے شروع کردیئے اور تقریباً سو سال سے زائد عرصہ سے اب تک مسلسل لگاتے چلے آرہے ہیں۔

اپنے علاوہ ساری امت مسلمہ کو کافر ولعنتی اور جہنمی اور کتیوں کی اولاد سمجھتے ہیں۔ ہر قادیانی کو ان کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور قادیانی کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ اس نے ایک سال میں کم سے کم پانچ یا دس مسلمانوں کو مرزائی بنانا ہے۔ اس بھیانک مشن کو دعوت الی اللہ کی تحریک کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ شرط رکھی گئی ہے کہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لے گا اسے مخلص احمدی (قادیانی) نہیں کہا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قادیانی بچے سے لے کر بوڑھے تک اور بچی سے لے کر بڑھیا تک تمام کے تمام مرزا مسرور قادیانی کے اس حکم کے عمل پر جتے ہوئے ہیں۔ قادیانی افسر اپنے ماتحت مسلم حکام کو، قادیانی استاد اپنے شاگردوں کو، قادیانی ڈاکٹر اپنے مریضوں کو، قادیانی دکان دار اپنے گاہکوں کو، قادیادنی مالک مکان اپنے کرایہ داروں کو اور قادیانی گھرانہ اپنے محلے داروں کو قادیانیت کی دعوت وتبلیغ کرتا ہے اور لاعلم مسلمانوں کو

مرتد بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مسلمانوں کے سینوں سے غیرت رسول ﷺ کو اچکنے کے لئے ہر قادیانی کو مکمل ٹریننگ کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور اسے ایمانیات کے گوہروں پر ڈاکہ زنی کے فن و ہنر سے ہر طرح کی آگاہی بخشی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ارتداد کی موت مارنے کے لئے قادیانی جن ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہیں ان میں زن، زمین اور زر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ زیادہ تر اسی لالچ کے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسا کر ارتداد کی دودھاری تلوار سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلادی   مسافر سمجھا کے منزل یہی ہے

اسلام کی اس متاع کو لوٹنے کے لئے صرف پاکستان میں ہر سال اربوں روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے ممالک اور شہروں میں تو کوئی شمار ہی نہیں۔ قادیانی مختلف زبانوں میں اپنا کفریہ لٹریچر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتے ہیں جس پر روزانہ لاکھوں روپوں کی لاگت آتی ہے۔ اب تک تقریباً کئی زبانوں میں مرزا کذاب اور اس کے جانشینوں کی کتابوں کے تراجم کروائے جا چکے ہیں۔ ان کتابوں میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ اور اس کی بیویوں کو امہات المومنین، اس کے جانشینوں کو خلفائے راشدین، اس کے ساتھیوں کو صحابہ کرام اور اس کی گستاخ آمیز باتوں کو وحی اللہ اور حدیث رسول اللہ لکھا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ) ’’نقل کفر کفر نہ باشد‘‘ قادیانی اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید پر بھی اپنے ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ اب تک انہوں نے اس قرآن پاک کا کئی زبانوں میں ترجمہ کروایا ہے۔ قرآن پاک میں تحریف و تبدل کے طوفان اس طریقے سے اٹھائے جا رہے ہیں کہ ان تراجم میں مرزا قادیانی کذاب کو ختم نبوت کے تاج کا حقدار ثابت کیا گیا ہے، حضرت عیسیٰؑ کو مردہ لکھا گیا ہے۔ جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی شان مبارکہ میں اترنے والی مقدس آیات کا مصداق مرزا قادیانی (کذاب) کو کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس ترجمے سے نہ تو اللہ تعالیٰ کی صداقت بچتی ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت۔ کسی ولی اللہ نے صحیح فرمایا تھا۔ ’’اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک وجہ تخلیق کائنات حضور ﷺ کی نبوت قائم ہے۔‘‘

یہ لحد میں عشق رخ شاہ ﷺ کا داغ لے کر چلے   اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کر چلے

لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم بے حسی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں سوچا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور متاع اسلام کو بچانے کے لئے ہم نے کیا کیا؟ وہ دین جسے تاجدار ختم نبوت ﷺ نے اپنا خون جگر دے کر پروان چڑھایا تھا۔ جس کی خاطر پتھر کھائے، بھوک برداشت کی، مصائب و تکالیف کاٹیں۔ جس کے دفاع کے لئے ہزاروں صحابہ کرامؓ کو شہادت کا جام پینا پڑا اور جس کے تحفظ کی خاطر لاکھوں افراد امت کو شہید کرانا پڑا۔ آج اس دین کو قادیانی درندے بری طرح زخمی کر رہے ہیں، اسے مسلم سینوں سے

نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اور اس کے سنہری لباس کو تار تار کر رہے ہیں۔ لیکن ہم محض بت بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے اپنی مساجد کے منبروں سے لے کر نجی محفلوں تک تمام جگہوں پر اسلام کے سب سے اہم مسئلے اور مرکز ''ختم نبوت'' کا ڈنکا بجانا چھوڑ دیا ہے۔ ہم فتنہ قادیانیت سے عوام کو آگاہ کرنا بھول چکے ہیں۔ کل ہم اللہ اور اللہ کے سچے رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے؟ کبھی ہم نے سوچا۔

یاد رکھیں کہ جس طرح اللہ کو ایک مانے بغیر لا الہ الا اللہ پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین مانے بغیر محمد رسول اللہ پڑھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ اپنی دور اندیشی سے یہی دیکھ کر رویا کرتے تھے اور خوب رویا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ ''آج ہم لوگ زندہ ہیں۔ جو لوگوں کے ایمان کی دولت کو قادیانی چوروں، ڈاکوؤں سے بچاتے ہیں۔ اور انہیں ان کے کفریات سے آگاہ کرتے ہیں لیکن کل جب ہم لوگ زندہ نہ ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو اس فتنے سے آگاہ کرنے والے باغیرت لوگ بھی نہ ہونے کے برابر ہوں گے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کیا بیتے گی۔ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں کس قدر رنجیدہ ہوں گے۔'' اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ سے ناطہ ہے، رسول اللہ ﷺ سے عشق ہے۔ کتاب اللہ سے واسطہ ہے تو بتایئے ہم نے اللہ تعالیٰ، اس کے پیارے رسول معظمؐ اور اس کی کتاب مقدس کے دشمن، قادیانیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا آواز اٹھائی؟

مسلمانو! اگر ہمیں ہلکی سی چوٹ لگ جائے اور تھوڑا سا خون بہہ نکلے تو پورے جسم میں ایک ارتعاش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کے افق پر پریشانی کے بادل چھا جاتے ہیں۔ چہرے پر تشویش کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے، آنکھوں کے سامنے غم کے بگولے محو رقص لگتے ہیں، پاؤں فوراً ڈاکٹر کی طرف بھاگتے ہیں۔ زبان بے تکان بولتے ہوئے ڈاکٹر کو سارا قصہ غم سناتی ہے۔ اکھڑتی ہوئی سانسیں اور چہرے سے ٹپکتی پریشانی ڈاکٹر کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہیں۔ ڈاکٹر فوراً مرہم پٹی کا اہتمام کرتا ہے، ٹیکہ لگاتا ہے، دوائی دیتا ہے اور پھر کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی وتشفی کے کلمات ادا کرتا ہے۔ تب کہیں جا کر جان میں جان آتی ہے۔ لیکن دوستو! تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی گروہ نے ایک بھیانک سازش کے تحت اسلام کے سر میں ارتداد کا تیز کلہاڑا دے مارا ہے۔ جس سے چہرہ اسلام اور جسم اسلام لہولہو ہے۔

سوچئے کہ اسلام کو اس مظلوم حالت میں دیکھ کر کبھی ہمارے دل پر چوٹ لگی؟ کبھی ہمارے جگر میں چبھن ہوئی؟ کبھی ہماری آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گرے؟ کبھی ہمارا سر چکرایا؟ کبھی ہمارا دماغ مجروح ہوا؟ کبھی ہماری زبان نے احتجاج کیا؟ آؤ سوچیں، فکر کریں، خود کو پرکھیں اور کھنگالیں کہ ہم کتنے ظالم

ہیں؟ ہم کتنے خود پرست ہیں؟ اپنے جسم پر ہلکی سی چوٹ پر اتنا بڑا طوفان لیکن اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر قبرستان کی خاموشی، ہائے اسلام سے یہ بے وفائی، بے رخی اور بے اعتنائی ہمیں کہاں لے جارہی ہے اور کہاں لے جائے گی۔

اے مسلمانو! یادرکھنا اگر ہم آج بھی بیدار نہ ہوئے، اگر ایسی سنگین صورت حال کے باوجود ہم نے دین محمدی ﷺ کے اردگرد فصیلیں قائم نہ کیں، اگر ہم نے اب بھی قادیانی مرتدوں کی کفریہ سرگرمیوں سے لوگوں کو آگاہ نہ کیا اور یونہی خواب خرگوش کے مزے لوٹتے رہے تو قریب ہے کہ قہر خداوندی ہم پر ٹوٹ پڑے، ہماری نسلیں برباد کردی جائیں، آسمانی بجلیاں ہمیں جلا کر خاکستر کردیں اور ایسی ہوائیں چلیں جو ہم سب کو اس زور سے پٹخ پٹخ کر ماریں کہ ہمارے چیتھڑے اڑ جائیں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے برے وقت سے بچائے، حضور پرنور جان عالم ﷺ کی عزت وناموس اور تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے، شمع اسلام کا پروانہ بنائے اور غیرت صدیقیؓ سے نوازتے ہوئے ہمیں ختم نبوت کا ایسا سپاہی بنا دے جو قادیانیوں سے برسرپیکار رہے۔ شرعی وآئینی طور پر قادیانی کافر ہیں ان کا مسلمانوں کی مسجدوں میں داخلہ ممنوع ہے۔ قادیانیوں سے معاشی ومعاشرتی بائیکاٹ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان کو نبی کریم ﷺ کے منصب رسالت وختم نبوت کے لئے متفق ومتحد ہوکر حقیقی کام کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

میرزائی مسلمانوں سے الگ اقلیت ہیں

آغا شورش کشمیری

صبا کے دوش نازک پر خبر آئی بحمداللہ
جداگانہ اقلیت ہیں مرزائی بحمداللہ
پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوان خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی بحمداللہ
حکیم شرقؒ کی ایک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کے بیٹوں کی بر آئی بحمداللہ
علم لہرائے گا ہر آن توحید ورسالت کا
مسلمان لے رہے پھر سے انگڑائی بحمداللہ
فضا میں اڑی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہوگئے ایک صف میں بطحائی بحمداللہ
قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں یاران سرپل کے
یہی ہے ملت بیضا کی گیرائی بحمداللہ
نبوت قادیان کی سرزمین میں؟ توبہ توبہ
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا پسپائی بحمداللہ
زمانہ ہوگیا ناقابل تسخیر وطاعت ہے
غلامان پیغمبرؐ کی توانائی بحمداللہ
نبی کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورش
خدا کے دشمنوں کی ہوگی رسوائی بحمداللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خدمات وتعارف

مولانا محمد عثمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ایک اصلاحی، دینی اور تبلیغی جماعت ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے اور ایک نکاتی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ پاکستان نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر بغیر کسی دنیاوی اغراض ومقاصد کے کام کررہے ہیں۔ اس پرفتن دور میں امت مسلمہ کا واحد پلیٹ فارم ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام الناس تمام تر اختلافات بالائے طاق رکھ کر مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اکھٹے کام کررہے ہیں۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ مسلم امہ کے درمیان ہمیشہ متفق رہا ہے۔

سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کے دور مبارک سے اب تک جس بد بخت انسان نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا مسلمانوں نے اس فتنہ کی سرکوبی کی، وہ فتنہ چاہے مسیلمہ کذاب کی صورت میں تھا، اسود عنسی کی صورت میں، طلیحہ بن خویلد اسدی کی صورت میں تھا یا پھر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں۔ الحمدللہ! امت مسلمہ نے ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور آج تک کرتی آرہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں جید علماء کرام کی مشاورت سے وجود میں آیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے عقیدہ ختم نبوت کا پیغام گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، بستی بستی پہنچایا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کا رد دنیا کے سامنے دلائل کی بنیاد پر مثبت انداز سے پیش کیا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کی کاوشوں سے ۱۹۷۴ء کی تحریک میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اب قادیانیوں کو دنیا بھر میں کہیں بھی مسلمان تصور نہیں کیا جاتا۔ لیکن افسوس کہ آج کے حکمران قادیانیوں کی وفاداری میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو امتیازی قانون قرار دے کر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح شاتم رسول ﷺ کی سزا موت کو ختم کرنے کے لئے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ اور قادیانیت کے پروپیگنڈے سے مساجد، مدارس اور تبلیغی مراکز بند کرائے جارہے ہیں، جو اصل دین اسلام کے قلعے ہیں، ان پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کسی صورت برداشت نہیں

کر سکتا: چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بادروا بالاعمال فتناً کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمناً ویمسی کافراً او یمسی مؤمناً ویصبح کافراً یبیع دینہ بعرض من الدنیا۔ (صحیح مسلم شریف) ﴿سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! نیک اعمال کے انجام دینے میں جلد از جلد مصروف ہو جاؤ اور ان فتنوں سے پہلے کچھ کر لو جو اندھیری رات کی طرح میری امت پر چھا جائیں گے۔ ان فتنوں میں مبتلا لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ ایک شخص صبح مؤمن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو جائے گا۔ اور اگر شام مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہوگا۔ وہ اپنے دین کو دولت دنیا کے عوض بیچ دے گا۔﴾ اس آخری امت کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان باتوں پر انتباہ فرمایا کہ میری امت میں ایسا تباہ کن دور آنے والا ہے کہ ہولناک فتنے اس امت کے افراد کے ایمان واسلام پر حملہ آور ہوں گے اور بہت سے لوگ ان فتنوں کا شکار ہو کر ایمان واسلام سے محروم ہو جائیں گے اور کفر وارتداد کی یہ وبا اتنی شدید ہوگی کہ صبح جو مسلمان ہوگا، شام تک کافر ہو جائے گا اور شام کو جو مسلمان ہوگا صبح وہ کافر ہو جائے گا۔ اس ارتداد کا حقیقی سبب یہ ہوگا کہ لوگ دین پر دنیا کو ترجیح دینا شروع ہو جائیں گے اور دنیوی مال ودولت کے عوض دین سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

تیسری اہم ترین بات جو ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ ان فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے واحد ذریعہ ہے کہ اعمال صالح میں مشغول رہو۔ خود بھی دین پر پورے کاربند رہو اور دوسروں کو بھی دین پر قائم رکھو اور ان فتنوں کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الحمدللہ اس پر پورا پورا عمل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

آیئے آگے بڑھئے شفاعت نبوی کے حصول کے لئے اس عظیم جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر تحفظ ختم نبوت کے فریضہ کی انجام دہی کو اپنا مقصد زندگی بنانے، اس کارواں کو رواں دواں رکھنے میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا کردار ادا کیجئے۔ امید ہے کہ آپ اس عظیم جماعت کے عظیم کام میں ضرور حصہ لیں گے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

مصور صادقین فرماتے ہیں

۳...... ایک صاحب نے شعر کہا معروف عالمی مصور وآرٹسٹ، شیعہ رہنما جناب صادقین صاحب نے سنایا۔ زیدی حضرات سے معذرت کے ساتھ وہ کہتے ہیں زیدی اور یزید کے الفاظ ایک ہیں۔ اور ہاشم رضا میں شمر چھپا ہے۔ پڑھئے اور داد دیجئے کہ کمال کا شعر ہے:

زیدی میں سب حروف ہیں شامل یزید کے...... اور ہاشم رضا میں شمر گھسا ہوا

آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس ملتان

مولانا محمد وسیم اسلم

قارئین کرام خوب جانتے ہیں کہ ہر سال دینی مدارس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات ختم ہوتے ہی اگلے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں ۲۱ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کے داخلے شروع ہو جاتے ہیں۔ امسال ستائیسواں سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۸ مارچ تا ۱۸/اپریل ۲۰۲۰ء منعقد ہونا تھا، لیکن دینی مدارس کے سالانہ امتحانات سے قبل ہی ایک ناگہانی اور متعدی مرض ''کرونا وائرس'' سے بچاؤ کے لئے اسکولز، کالجز اور دینی مدارس میں چھٹیاں کردی گئیں اور پھر پورا ملک ہی لاک ڈاؤن کی نظر ہوگیا۔ چناں چہ اس کورس کو بھی ملتوی کر دیا گیا۔

کورس کے ناغے سے بچنے کے لئے اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آن لائن کورس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ لہٰذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دس روزہ آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس ۱۰/ تا ۲۰/اپریل ۲۰۲۰ء منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے اسباق پڑھائے۔ بلاشبہ ہزاروں کی تعداد میں مرد وخواتین نے اس کورس سے استفادہ کیا۔ یوں یہ آن لائن تحفظ ختم نبوت کورس کا پہلا تجربہ مولانا محمد انس، مولانا میر اسامہ اور مولانا معاویہ محبوب کی کاوشوں سے کامیاب ہوا۔ آن لائن کورس کے انتظامی امور میں مولانا محمد عثمان، حافظ محمد نعمان رحیمی اور حافظ محمد اسامہ نے بھی خدمات سرانجام دیں۔

ملک بھر سے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس کاوش کو سراہا اور اس کا خیر مقدم کیا۔ اس کورس کی کامیابی پر مانسہرہ کے ایک ساتھی جناب پروفیسر شجاعت علی شاہ نے اکابرین ختم نبوت کے نام اس کورس کی کامیابی پر مبارک باد کا ایک خط ارسال فرمایا، ذیل میں ملاحظہ فرمایا جائے۔

''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انتہائی لائق صد مبارک باد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک نئی تاریخ رقم کردی اور امت مسلمہ کے افراد کی بہت بڑی تعداد جس تک کہ کسی اور ذریعہ سے شاید ختم نبوت کا پیغام نہ پہنچ سکتا، نے عقیدہ ختم نبوت کے دلائل سے واقفیت پائی اور مرزا ملعون کے عقائد باطلہ سے بھی بحوالہ مطلع ہوئی۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ! ایک بہت ہی بڑی دینی خدمت کا موقع میسر ہوا۔ اور ہر فرد کسی نہ کسی حوالہ سے اس تبلیغی عمل کا حصہ ضرور بنا، کچھ باضابطہ کورس کا حصہ بنے اور دیگر فیس بک اور یوٹیوب کے ذریعے شریک

ہوئے جو رہ گئے وہ ریکارڈنگ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ جو حضرات بلا واسطہ نہ سن سکے وہ دوست احباب کے ہاں یا دکانوں، مکانوں، مجالس اور محافل میں اس کے تذکرے سے ضرور فیض یاب ہوئے اور جا بجا یہ دلائل اور براہین موضوع زیر بحث بنے رہے اور بنتے رہیں گے۔ اتنے بڑے پیمانے پر اور اس ذوق وتوجہ سے اس سے پہلے عوام الناس شاید موقع نہ پا سکے۔ یہ اللہ کی شان کریمی کا احسان عظیم ہے، اگر میں یہاں یہ بات کہہ دوں تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ خالق خیر وشر نے ''کرونا'' کے شر سے یہ خیر کثیر پیدا فرما دیا۔ معمول کا کورس ہوتا تو ہزار نہ سہی پندرہ سو شرکاء ہوتے، سنبھالنا بھی دشوار ہوتا، انتظامات بھی ہو ہی جاتے مگر مشکلات تو ہوتیں، اللہ کا کرم وہ پندرہ سو کے علاوہ پندرہ ہزار شرکاء کورس کا اضافہ اور پھر لاکھوں کروڑوں اہل ایمان کے ایمان کو جلا ملی۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جملہ منتظمین کی سعی ہائے جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور اس سلسلہ دعوت وتبلیغ کو مزید دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔

ایک اور پہلو اس عظیم کارنامہ کے حوالے سے ذہن میں آیا ہے کہ وہ حضرات جو اس قادیانیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور تعصب کی عینک نے سب کچھ ان سے اوجھل کیا ہوا ہے۔ ان کی اچھی خاصی تعداد نے لازماً دلائل عقیدہ ختم نبوت وحیات نزول مسیح علیہ السلام کے دل نشین انداز اور شیریں کلام کی صورت میں سماعت کئے گئے ہوں گے، ان کے دل ودماغ پر ضرور اثر انداز ہوئے ہوں گے اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ کوشش لازماً ان کے راہ ہدایت کی طرف آنے کا ذریعہ بنے گی۔ اللہ رب العزت ان کی ہدایت کا مزید بہتر سامان فرمائے اور کفر قادیانیت کے گڑھے سے نکال کر دین اسلام کی صحیح پہچان نصیب فرمائے۔ مزید یہ کہ مرزا کے باطل نظریات پر بحوالہ بیان نے ان کی اسلام کی طرف رغبت کی مزید راہ کشادہ کی ہوگی۔ کیونکہ امت مرزائیہ اس عنوان سے عموماً کوری ہی رہتی ہے۔ اور ان کے لوگ اس طرف نہ خود آتے ہیں اور نہ انہیں آنے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ببانگ دہل یہ حوالہ جات کا کھلا تذکرہ طالبان حق کے لئے یقیناً سرمہ بصیرت ہوگا اور تلاش حق کی رہنمائی کرے گا۔ دلائل وعقائد کا سنگم والاعشرہ بلاریب ثمر یاب ہوگا۔

فرط مسرت سے دل باغ باغ ہے اور قلب وجگر آپ حضرات کی محبت سے سرشار، دست بدعا ہے۔

اسی پر بس نہیں بلکہ جہاں اہل حق کے ایمان کو جلا ملی وہاں متشککین کو تسلی اور تردد والوں کو یقین نصیب ہوا تو وہیں پر تحاریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء پر باطل کے مکروہ پروپیگنڈہ کی وجہ سے پھیلی افواہوں کی خوب کلی کھلی جو کتابوں میں بند تو تھی اور کبھی کبھار جلسوں اور کانفرنسوں میں تذکرہ ہوتا مگر یوں گویا پوری دنیا کے اپنوں اور پرائیوں نے کھلے دل ودماغ کے ساتھ تفصیلی مدلل گفتگو ذہن نشین کی اور یوں بہتوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ اور کثیر تعداد کی تسلی وتشفی کا سامان بنا۔ اللہ رب العزت شرف قبولیت سے نوازیں اور ہمیں اس سلسلہ حق کی ان کڑیوں کو مضبوط تھامے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔''

تحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

مولانا تجمل حسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ر مارچ بروز جمعہ مسجد روڈ نواب شاہ پر ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس بعد نماز مغرب تارات گئے جاری رہی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا حزب اللہ کھوسو، مولانا مفتی عبدالکریم لغاری، مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور والوں نے کی۔ کانفرنس کی نگرانی اور نقابت کے فرائض راقم نے ادا کئے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب تلاوت کلام سے ہوا۔ ہدیہ نعت حافظ محمد اعظم قریشی نے پیش کیا۔ جبکہ لاڑکانہ کے مبلغ مولانا ظفر اللہ سندھی، بدین کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال، مولانا ثناء اللہ مگسی کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد ارباب سکندر نے حاصل کی، حافظ عبداللہ، عبدالقادر اور حافظ ابوبکر صفدر نے نعت و نظمیں پیش کیں۔ عالمی مجلس نواب شاہ کے امیر مولانا محمد انیس، مولانا محمد توصیف مبلغ حیدرآباد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف والے، قاری عبدالرشید، مفتی اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس کراچی، مولانا یحییٰ عباسی، مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام و مولانا راشد محمود سومر، مولانا اللہ وسایا و مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت دیگر حضرات کے خطابات ہوئے۔ ٹنڈو آدم کے مقامی امیر مولانا راشد مدنی نے قرارداد یں پیش کیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے ہمیشہ تحفظ ختم نبوت، ناموس رسالت کے قانون کے خلاف سازشیں ناکام بنائیں قانون میں ترمیم کی کوششیں آئندہ بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

کانفرنس میں قرب وجوار کے اضلاع سے علماء کرام و مشائخ عظام اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازیں شرکاء کانفرنس کے لئے طعام کا انتظام جامع مسجد کبیر میں بھائی عبدالرؤف قریشی، قاری تصور اور ان کے رفقاء نے بھرپور انداز میں کیا۔ علماء کرام کی رہائش و طعام کا انتظام دفتر عالمی مجلس نواب شاہ میں کیا گیا تھا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے شہر میں ۶ مقامات پر دعوتی کیمپ لگائے گئے اور ۳ دن پہلے موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی، جمعہ کے اجتماعات میں اعلانات کئے گئے۔ نواب شاہ میں کارکنان ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا محمد انس

تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن (مکمل آٹھ جلدیں): حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ:

ناشر: نفیس قرآن کمپنی لوئر مال، بیسمنٹ مکہ سنٹر اردو بازار لاہور: 0321-9464017!

مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وشیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع لودھراں، عالم ربانی تھے۔ حق تعالیٰ نے تمام دینی علوم میں آپ کو مہارت تامہ نصیب فرمائی تھی۔ آپ کا افہام وتفہیم مثالی تھا۔ آپ نے نصف صدی سے بھی زائد دینی علوم کی ترویج واشاعت اور تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کے فیض عام کا یہ عالم ہے کہ اس وقت بیسیوں شیوخ حدیث آپ کے شاگرد اور خوشہ چین ہیں۔

جامعہ باب العلوم میں عرصہ تک حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی سرپرستی میں حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال (بانی ومہتمم جامعۃ السراج چیچہ وطنی) جامعہ باب العلوم کے ناظم اعلیٰ رہے، آپ کے دور نظامت میں جامعہ کی نئی کوہ قامت تعمیرات، جامعہ باب العلوم للبنات کی تعمیر، جامعہ مسجد باب العلوم کی تعمیر نو جیسے اہم منصوبوں پر عمل ہوا۔ ان گرانقدر خدمات کے ساتھ ساتھ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے خطبات کو بارہ جلدوں میں جمع وشائع کر کے دھاک بٹھادی۔ ہمارے اس دور میں ایک حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ اور ان کے بعد دوسرے حضرت مولانا عبدالمجید ایک ایسی شخصیت تھے، جن کے بیانات وتقاریر حشو وزوائد سے پاک ہوتی تھیں۔ کیسٹ سے ان کی تقریر نقل کر کے کتاب بنائی جائے تو کسی کمی واضافہ کی ضرورت نہ ہو۔ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے جان جوکھوں میں ڈال کر پہلے حضرت مولانا عبدالمجید کے کیسٹ اکھٹے کئے پھر ان کو کاغذوں پر منتقل کرایا۔ پھر انہیں کتابی صورت دی۔ تو یہ خطبات کی بارہ جلدوں کا سیٹ علم وفضل اور معلومات کا خزانہ ثابت ہوا۔ ملک بھر میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ تو مفتی صاحب کو حوصلہ ملا۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ دارالعلوم کبیروالہ کے دوران تدریس عرصہ تک قرآن مجید کا درس دیتے رہے جن کے کیسٹ حضرت قاری محمد وسیم کے پاس محفوظ تھے۔ مفتی محمد ظفر اقبال نے وہ کیسٹ حاصل کئے۔ انہیں کاغذ پر منتقل کرایا اور تبیان الفرقان کے نام پر شائع کرنا شروع کیا۔ پہلی جلد رجب ۱۴۳۳ھ میں منظر عام پر آئی۔ حضرت شیخ

لدھیانوی کی زندگی میں اس کی چار جلدیں مفتی صاحب نے شائع کردیں اور پانچویں پر کام مکمل ہوگیا تھا۔ اس دوران میں یہ کام حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے حضرت حافظ عبدالرشید کراچی والوں کے سپرد کردیا۔ حضرت مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ یہ تفسیر میری زندگی میں مکمل ہوجائے۔ حضرت حافظ عبدالرشید نے بھی جمع ترتیب میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن حضرت مرحوم کی زندگی میں مکمل نہ ہوسکی۔ مگران کا شائع ہونا بند بھی نہ ہوا۔ تفسیر کی اشاعت کا کام اس زمانہ میں مکتبۃ الحرمین حضرت مولانا انیس احمد مظاہری لاہور کے سپرد رہا۔ تفسیر مکمل ہوگئی۔

تو حضرت حافظ عبدالرشید نے اول سے آخر تک حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم و جانشین حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی سے درخواست کی کہ وہ تفسیر کو تنقیدی نکتہ نظر سے نظر ثانی کریں۔ مولانا منیر احمد منور نے کمال عرق ریزی کے ساتھ اپنی سعادت سمجھ کر اسے مکمل پڑھا۔ اس کی اغلاط کی درستگی و تصحیح و دیدہ زیب کمپوزنگ وغیرہ کا کام حضرت حافظ عبدالرشید نے ایسے ذوق سے کرایا جو ذوق عالی کا مظہر ہوگیا۔ اب تفسیر کو مکمل سیٹ کی شکل میں شائع کرنے کا مرحلہ تھا۔ اس کے لئے قدرت کی طرف سے قرعہ فال نفیس قرآن کمپنی بیسمنٹ مکہ سنٹر اردو بازار لاہور کے نام نکلا۔ انہوں نے طباعت و اشاعت کے تمام مراحل میں نفیس ذوق کا معیار برقرار رکھا۔ یوں حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی تفسیر، حضرت حافظ عبدالرشید کی کاوش سے منصۂ شہود پر آ گئی۔ ڈبہ پیک سیٹ تیار کرایا گیا۔ جو نظروں کو مسحور قلب و جگر کو سرور بخشنے کا مصداق بن گیا۔ اس تفسیر کی عنداللہ مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دو تین ماہ کے عرصہ میں پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔

آٹھ جلدوں پر مشتمل، ہزاروں صفحات کا حامل سیٹ، طباعت کی جملہ خوبیوں کو لئے ہوئے، علم وفضل کا بحر بیکراں۔ آج تک تمام تفسیروں کا خلاصہ و نچوڑ، پڑھیں تو علوم سماوی کے نظاروں سے علم وعرفان کے ہر سطر پر نئے مناظر آنکھوں کے سامنے پھرتے نظر آئیں، سہل اور آسان، عام فہم، عالم غیر عالم سب کے لئے یکساں مفید، پڑھئے ان متذکرہ خوبیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پائیں گے۔

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت بتیس صد روپے (۳۲۰۰) رکھی گئی ہے۔ گویا یہ تفسیر تبلیغی نقطۂ نظر سے شائع کی گئی ہے۔ کاروباری نظر سے نہیں ورنہ تو اس کی قیمت پانچ ہزار سے کسی طرح کم نہ ہوتی۔ اللہ کریم ہمارے حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا فیض تا صبح قیامت جاری وساری فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادراہ

جنوری، فروری اور مارچ کے چند پروگراموں کی رپورٹ جو بوجہ کرونا وائرس تاخیر کا شکار ہوئیں، ان رپورٹوں کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنانے کے لئے مختصراً ذیل میں دی جارہی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

بھکر اور لیہ میں تحفظ ختم نبوت کورس بذریعہ پروجیکٹر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ختم نبوت کورسز بذریعہ پروجیکٹر منعقد ہوئے۔ ان کورسز میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اور مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر و لیہ نے اسباق پڑھائے۔ کورسز کی اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

۱۹رجنوری ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد تالاب اور بعد نماز عشاء جامعہ قادریہ محلّہ رحیم آباد بھکر میں اسباق ہوئے۔ پہلے روز عقیدہ ختم نبوت، دوسرے روز حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بیان کے بعد مرزا قادیانی کی خرافات سے آگاہ کیا گیا۔

۲۱ جنوری بروز منگل کو منکیرہ ۶۷ چک ضلع بھکر جامع ام ہانی للبنات ڈیڑھ گھنٹہ کورس نفع بخش ہوا۔

۲۱، ۲۲رجنوری مغرب تا عشاء جامع مسجد صدیق اکبر چوک اعظم ضلع لیہ میں کورس منعقد ہوا۔

۲۳، ۲۴رجنوری جمعرات، جمعہ جامع مسجد فاروق اعظم دھوری اڈہ لیہ میں بعد مغرب کورس ہوا۔

نواں جنڈانوالہ بھکر تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن

۱۰رفروری ۲۰۲۰ء، بروز پیر، بمقام جامع مسجد سنہری، بیانات: مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ضلعی مبلغ مولانا ساجد اور جنڈانوالہ کے امیر مفتی محمد ادریس۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کلور کوٹ

۱۰رفروری بروز پیر بعد نماز عشاء، بمقام: قدیمی عیدگاہ، تلاوت: قاری محمد فاروق، نعت: حافظ عکاشہ اسماعیل و مولانا محمد قاسم گجر، نقابت: مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر، خصوصی خطابات: شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، خصوصی شرکت: مولانا محمد ادریس، مولانا محمد یوسف، حافظ عبدالمجید اور مولانا عطاء الرحمٰن، معاونت: مولانا ملک محمد آصف، مولانا غلام کبیر، زاہد خان اور ان کے رفقاء کرام۔

درس ختم نبوت ساہیوال

۱۰فروری ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد محمدیہ کوٹ ۸۵۔ چھ آر میں بعد نماز مغرب درس ختم نبوت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت کنونشن چیچہ وطنی

۱۱فروری ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی بعد نماز ظہر ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت مفتی ظفر اقبال، خصوصی بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، شہر بھر کے علماء کرام وکارکنان نے معاونت کی۔

یار غار کانفرنس چیچہ وطنی

۱۱رفروری ۲۰۲۰ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد مکی بلاک نمبر۱ چیچہ وطنی میں یار غار کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت: حضرت مولانا پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، نگرانی: سماجی شخصیت جناب حاجی محمد ایوب، خطاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ومولانا عبدالحکیم نعمانی، انتظامات: مولانا مفتی ظفر اقبال، مفتی محمد ساجد، مولانا طالب حسین، مفتی عبیدالرحمٰن وکارکنان ختم نبوت۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن بھکر

۱۱رفروری ۲۰۲۰ بروز منگل بعد از نماز ظہر جامع مسجد فرقانیہ عباس، تلاوت: قاری عبدالصمد، نعت: مولانا اللہ ڈتہ ساقی، خطابات: ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد، ڈاکٹر دین محمد فریدی اور مولانا قاضی احسان احمد، معاون: قاری حمید احمد ناظم بھکروان کے رفقاء، اختتامی دعا: پروفیسر حافظ عبداللہ امیر عالمی مجلس بھکر۔

درس ختم نبوت ساہیوال

۱۱رفروری ۲۰۲۰ء جامع مسجد امیر معاویہؓ فرید ٹاؤن میں بعد نماز فجر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا درس، صدارت: مولانا محمد شفیع قاسمی خطیب جامع ہذا۔

بعدازاں جامعہ علوم شرعیہ کے اساتذہ وطلباء سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن بھاگل

۱۱رفروری ۲۰۲۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب، بمقام: مدرسہ حسن وحسین قادر آباد بھاگل لیہ، خصوصی خطاب: مولانا قاضی احسان احمد کراچی، معاونت: مولانا علی معاویہ اور قاری ابوبکر مدنی۔

۱۲رفروری بروز بدھ جامع مسجد صدیق اکبر چوک اعظم، درس قرآن: مولانا قاضی احسان احمد۔

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

۱۳رفروری ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب تا رات گئے، بمقام جامع مسجد رحمانی، سرپرستی: شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ، نگرانی: حکیم عبدالواحد بروہی، تلاوت: مولانا حافظ عبدالصمد اور قاری امیر علی، ہدیہ نعت: قاری صبغۃ اللہ، الحاج امداداللہ پھلپھوٹو، حافظ ابوبکر صفدر، نقابت: مولانا تجمل حسین، خطابات: مفتی عبدالرحیم پٹھان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا یحییٰ عباسی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، اختتامی دعا: مولانا نعمت اللہ شاہ۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

۲۱فروری ۲۰۲۰ء جامعہ عبداللہ بن عمرؓ بشیر ٹاون میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت: مہتمم قاری عبدالعزیز رحیمی، نعتیہ کلام: مولانا محمد عبداللہ، بیانات: مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالجبار۔ انتظامات: قاری محمد اشفاق اور دیگر ختم نبوت کارکنان۔

نیز ۲۱فروری کا خطبہ جمعہ مفتی محمد راشد مدنی نے جامع مسجد صدیق اکبر فرید ٹاون میں ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت تربیتی پروگرام محراب پور

۲۴رفروری ۲۰۲۰ء بروز پیر جامع مسجد دارالعلوم محمدیہ، صدارت: مولانا عبدالصمد، نگرانی: مولانا خالد محمود، بیانات: مولانا تجمل حسین، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد کراچی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

۲۴فروری ۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب عیدگاہ (المعروف قاری عبداللہ والی)، تلاوت: قاری محمد ارشد، نعت: مولانا اللہ دتہ ساقی، بیانات: مولانا صفی اللہ بھکر، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ، نقابت: مولانا اللہ نواز، خصوصی معاونت: مفتی محمد فاروق۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن لیہ

۲۴رفروری ۲۰۲۰ء بروز پیر بعد از ظہر بمقام مدرسہ عثمان وعلی۔ ہدیہ نعت حاجی غلام حسین تونسوی اوراللہ نواز سرگانی۔ بیانات قاری عبدالشکور، مولانا محمد ساجد، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی لاہور۔

چوک سرور شہید میں شاہین ختم نبوت کا خطاب

۲۵رفروری بروز منگل بعد نماز ظہر قاسمیہ شرف الاسلام کے اختتام بخاری شریف سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے بیان کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء تا ۲۰۲۰ء مجاہدین ختم نبوت کی داستان کو بیان کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کوٹ سلطان

۲۵؍فروری بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کوٹ سلطان لیہ۔ ہدیہ نعت جناب سردار اللہ نواز سرگانی۔ بیانات حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا عبدالمجید توحیدی الازہری اور مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس لیہ۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس دریا خان مری

۲۷؍فروری ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب تا رات دیر۔ صدارت قاری محمد حسین موروجو، نگرانی قاری نیاز خاص خیلی۔ نقابت مولانا خضر حیات حافظ عبدالحق، تلاوت قاری محمد اکبر، قاری عبدالماجد، بیانات مولانا ثناء اللہ مگسی، مولانا تجمل حسین، مولانا خادم حسین، مولانا عبدالرحمٰن ڈنگراج اور مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ مولانا قاضی احسان احمد کراچی۔

ختم نبوت کانفرنس دوڑ

۲۸؍فروری ۲۰۲۰ء بروز جمعہ بعد عشاء بمقام جامع مسجد حقانیہ دوڑ۔ صدارت قاری محمد جمیل، نگرانی مولانا محمد احمد، نقابت مولانا محمد اسجد۔ تلاوت مولوی اسعد اور قاری نعیم۔ ہدیہ نعت سید غلام علی شاہ، فقیر حاکم علی بھرٹ۔ بیانات مبلغ نواب شاہ مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا صبغۃ اللہ جوگی۔

تحفظ ختم نبوت بزم گوجرانوالہ

۸ مارچ ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد از نماز عصر بمقام دفتر اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ۔ صدارت مولانا محمد عارف شامی، سرپرستی حافظ محمد معاویہ۔ تلاوت حافظ محمد بلال جامعہ ابوایوب انصاری، نعت حافظ عکاشہ عباس دارالعلوم فاروقیہ، بیانات حافظ عبیداللہ جامعہ اشرف العلوم، حافظ شازیب جامعہ مدینۃ العلم، حافظ عمر خطاب جامعہ نصرت العلوم اور حافظ امیر احمد جامعہ رحمانیہ۔ (محمد واجد معاویہ ہزاروی)

دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

۹ مارچ ۲۰۲۰ء کنگنی والا ضلع گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس۔ بیانات مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عمر حیات ربانی، مولانا ظہور احمد فاروقی، مولانا محمد اشرف مجددی، مولانا محمد عارف شامی، قاری یوسف عثمانی، مفتی غلام نبی، مولانا فضل الہادی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عمر حیات، مولانا یحییٰ عباسی کے شاندار بیانات ہوئے۔ کانفرنس رات ایک بجے تک جاری رہی۔

یک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

۱۰/مارچ ۲۰۲۰ء گرجاکھ کی جامع مسجد رحمانیہ میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت: مولانا اشرف مجددی، لیکچر بذریعہ پروجیکٹر مولانا فضل الہادی، دیگر لیکچرز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری عمر حیات، مبلغ مولانا محمد عارف شامی، انتظامات: مولانا سعید احمد ثاقب۔

مسافران آخرت

ماہ مارچ، اپریل ۲۰۲۰ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حلقہ کی بہت ساری شخصیات راہی سفر آخرت ہوگئیں، جن میں:

پیر طریقت حضرت صوفی عطاء اللہ سیالکوٹ، خلیفہ مجاز حضرت سید علاؤالدین شاہؒ

مانسہرہ میں مولانا محمد ادریس صاحب فاضل دیوبند، حاجی محمد جمیل صاحب

لاہور میں مولانا محمد ارشد حسن ثاقب جامعہ اشرفیہ، قاری نورالکبیر دعاگو مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان میں حافظ محمد اقبال رحیمی نامور خطاط، والدہ محترمہ جناب محمد ایوب مغل

عالمی مجلس ہری پور کے جناب صابر غفور علوی کی والدہ محترمہ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے مقامی کارکن جناب خان مظہر خان۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال کے برادر گرامی۔

الحاج عبدالقیوم مدنیؒ کے صاحبزادے قاری محمد اسماعیل ملتانی۔

تبلیغی جماعت فیصل آباد کے رہنما حاجی عبدالقیوم صاحب۔

فیصل آباد کے جناب مولانا صہیب رومی۔

ڈیرہ اسماعیل خان مجلس کے امیر حضرت مولانا قاری محمد طارق صاحب مدظلہ کی ہمشیرہ محترمہ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر جناب سلیم جان ایڈوکیٹ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نواز سیال بانی ومہتمم جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان کی دختر نیک اختر فوت شدگان میں شامل ہیں۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ تمام مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ جنت میں انہیں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ حق تعالیٰ تمام مرحوم شخصیات کے پسماندگان کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان تمام حضرات کے پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ (ادارہ)

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ ومناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔ ان کی گرانقدر مطبوعہ کتب ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، دروس وبیاناتِ ختم نبوت، آئینہ قادیانیت، یادِ دلبراں اور قادیانی شبہات کے جوابات‘‘ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ایک غیر مختتم سلسلۃ الذہب ہے۔ ؎ اللہ کرے یہ مرحلہ شوق نہ ہو طے

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ’’تحریک ختم نبوت‘‘ نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ ۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے، دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف وتدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنان تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوش ربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت وحمیت کی ایسی پرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنان تحفظِ ختم نبوت کے لیے انمول سوغات اور سدابہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے سکالرز اور طالب علموں کے لیے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔ دعا ہے کہ رب کائنات حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی ہمت کو جواں اور ان کے قلم کو رواں دواں رکھے۔ آمین

محمد متین خالد

لاہور

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
23	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
24	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
28	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت -/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت -/1000 روپے کردی گئی ہے۔

نوٹ:.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:— عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب و تحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان۔ 061-4783486 0303-7396203

نوٹ ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے